امام مہدیؑ اور دجال کا تعارف

مقدمہ

قارئین کرام! اس کتاب میں جو اس وقت آپ کے زیر مطالعہ ہے اس کتاب میں امام مہدی علیہ السلام اور دجال کا تعارف تحریر کیا گیا ہے اور جن کتب کے حوالہ جات دیئے گئے ہیں ان کتب کی فہرست آخر میں دی گی ہے۔ ان علماء کرام کی کتب سے ہم نے اقتباسات تحریر کئے ہیں اور علماء کرام نے اپنے اپنے جو نظریات تحریر کئے ہیں وہ معلومات ان کتب کے مطالعہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ مختلف مکتبہ فکر کی کتب کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ان علماء نے اپنے اپنے نظریات کے مطابق تراجم وتشریحات کی ہیں۔ لیکن ہم نے حتی الامکان احادیث کے مختلف تراجم کو ان کی موافقت و مطابقت میں صحیح صحیح مفہوم تحریر کر دیا ہے تا کہ قائین کو مضمون کے سمجھنے میں آسانی پیدا ہو۔

دیگر یہ کہ دجالی نظام زندگی جو کہ اس وقت پوری دُنیا کو لپیٹ میں لئے ہوئے ہے اور امام مہدی کا نظامِ زندگی بڑے اختصار کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ اب قارئین پر منحصر ہے کہ وہ اس تحریر کو پڑھ کر آپس میں بھائی چارے والی زندگی بسر کرتے ہیں یا دجالی نظام زندگی اپنا کر قتل وغارت گری کا بازار گرم کرتے ہیں اور بے اطمینانی اور بے سکونی کی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔

جیسا کہ موجودہ دور میں کہیں بم بلاسٹ کر کے انسانوں کو موت کے گھاٹ اُتارا جا رہا ہے تو دوسری طرف قتل وغارت گری، رشوت، چوری ڈکیتی اور دیگر برائیاں اپنے عروج پر ہیں۔ یہ سب دجالی نظام کا حصہ ہے اور دوسری طرف امام مہدیؑ کے نظام میں محبت، اخوت، بھائی چارہ، عفوودرگزر، حسن سلوک، عشق اللہ اور عشق رسول پاک ﷺ کی جھلک موجود ہے۔ اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ کون سا نظام اپنا کر اپنی زندگی کو اس کا حصہ بناتے ہیں۔

مسلمانوں کیلئے تو یہ اشد ضروری ہے کہ وہ نظام مصطفےٰ ﷺ کی زندگی کو اپنا ئیں اور دیگر مذاہب کے لئے ایک نمونہ ثابت ہوں خاص طور پر برسرِ اقتدار لوگوں کے لئے تو اشد ضروری ہے کہ وہ اسلامی طرز زندگی اپنا ئیں کیونکہ رعایا اپنے حکمرانوں کے نقش قدم پر چلتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے حبیب ﷺ اور صحابہ کرام، اہل بیت عظام، اولیاء کرام اور دیگر صالحین کی محبت اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین

راقم الحروف

سخی محمد قادری

10 اکتوبر، 2008

امام مہدی علیہ السلام

حضور اکرم سید المرسلین حضرت محمد مصطفٰے ﷺ نے صحابہ کرام کو قرب قیامت کی علامات اور فتنوں سے خبر دار فرمایا اور آنے والے وقت کے بارے میں رہنمائی بھی فرمائی کہ مسلمانوں کو اُن حالات میں کیا کرنا چاہیے۔ ہر دور میں لوگوں کی رہنمائی کا فریضہ اولیائے کرام نے انجام دیا ہے اور دے رہے ہیں۔ جب قیامت قریب ہوگی اور آخری زمانہ ہوگا تو پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے جو خاتم الاولیاء یعنی آخری ولی اللہ ہونگے اور اُن کے بعد ولایت کا سلسلہ ختم ہو جائیگا۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام وہ ہستی ہیں جن کا ساری دُنیا اور مسلمان بالخصوص انتظار کر رہے ہیں کہ وہ دُنیا میں ظہور فرمائیں گے تو اسے عدل وانصاف سے بھر دیں گے اور ظلم و جبر کے نظام کا خاتمہ کریں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں تو سب کو یہ یقین ہے کہ وہ ایک روحانی شخصیت ہونگی جو لوگوں کی ہدایت کے لئے اللہ تعالیٰ بھیجے گا اور حضرت عیسیٰؑ اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور اس عمل کے دوران جو قوت اُن کے مقابلے میں آئے گی وہ دجال ہوگا جو برائی اور شیطانی طاقتوں کا نمائندہ ہوگا۔ اس سلسلے میں ہمیں جو احادیث دستیاب ہیں اُن کی روشنی میں ہمارے علماء نے اپنی اپنی تشریحات پیش کی ہیں۔ جبکہ ہم ان دونوں پر مختلف علماء کی آراء پیش کریں گے اور اپنی رائے دیں گے تاکہ قارئین کو ان کا صحیح تعارف ہو جائے کہ درحقیقت صورتحال کیا ہوگی۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں احادیث مبارکہ

1. عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ المھدی منّا اھل البیت یصلحہ اللہ تعالیٰ فی لیلۃ

(ابن ماجہ صفحہ 300 مصنف ابن ابی شیبہ جلد 15 صفحہ 197)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (امام) مہدیؑ میرے اہل بیت سے ہے اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی رات میں صالح بنا دے گا (یعنی اپنی توفیق وہدایت سے ایک ہی شب میں ولایت کے اس بلند مقام پر پہنچا دے گا جو اس کیلئے مطلوب ہوگا)۔

2. عن ابی سعیدؓ قال قال رسول اللہ ﷺ المھدیؑ منّی اجلی الجھۃ اقفی الانف یملاء الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجورا یملک سبع سنین . (ابوداؤد جلد 2 صفحہ 240 مستدرک جلد 4 صفحہ 557)

ترجمہ: حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدیؑ مجھ سے ہے ان کا چہرہ خوب نورانی، چمکدار ناک ستواں وبلند ہوگی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم وجور سے بھری ہوگی، سات سال بادشاہت فرمائیں گے۔

3. عن امّ مسلمۃؓ قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المھدی من عترتی ولد فاطمہ (ابوداؤد جلد نمبر 2 صفحہ 240)

ترجمہ: امّ المومنین حضرت امّ مسلمہؓ فرماتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدیؑ میرے کنبہ سے حضرت فاطمہؓ

کی اولادِ پاک سے ہیں۔ ’’عترت‘‘ کے معنی خاص رشتہ دار اور گھر کے لوگ (مفتاح اللغات)۔

4.عن عبد اللّٰہ ابن مسعودؓ عن النبی ﷺ قام لو لم یبق من الدنیا الیوم یطول اللّٰہ ذلک الیوم حتّے یبعث فیہ رجل من اھل بیتی یواطئی اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملاء الارض قسطاً وعد لا کما ملئت ظلماً و جوراً. (ابوداؤد جلد 2 صفحہ 239 مستدرک جلد 4 صفحہ 442)

ترجمہ: حضرت ابن سعودؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دنیا میں کچھ باقی نہ رہے مگر ایک دن اللہ تعالیٰ اس ایک دن کو یہاں تک طویل فرمائے گا کہ ہمارے گھرانے سے ایک مرد کو اللہ تعالیٰ بھیجے گا جس کا نام میرے نام اور جس کے والد گرامی کا نام میرے والد گرامی کے نام کے (موافق، مطابق یا میرے والد کے نام جیسا ہوگا) وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وستم سے بھری ہوگی۔

5۔عن عبداللّٰہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تزھب الدنیا حتّی یبعث اللّٰہ رجلاً من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی اسم ابیہ اسم ابی. (مصنف ابن ابی شیبہ جلد 15 صفحہ 197)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔

6۔عن علیؓ انّہ‘ نظر الی ابنہ الحسن فقال ابنی ھزا سیّد کما سمّاہ النبی ﷺ و سیخرج من صلبہ رجل یسمّٰی باسم نبیّکم یشبھہ‘ فی الخُلقِ ولا یشبھہ فی الخَلقِ. (مشکوٰۃ شریف صفحہ 471)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے مروی ہے انہوں نے اپنے شہزادے حضرت امام حسنؓ کو دیکھا اور فرمایا کہ یہ میرا بیٹا سیّد ہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے اسے سیّد فرمایا ہے۔ فرمایا اس کی پشت سے ایک شخص نکلے گا جو تمھارے نبی ﷺ کے نام کے ساتھ موسوم ہوگا۔ خلق (اخلاق) میں حضور ﷺ سے مشابہ ہوں گے مگر آپ ﷺ کی تخلیق میں نہیں۔

7۔عن حزیفۃؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ المھدی رجل من ولدی لونہ لون عربی وجسمہ‘ جسم اسرائیلی ،علی خدّہ الایمن خال کانّہ‘ کوکب دری یملا الارض عدلاً کماملِئت جوراً ، یرضی فی خلافتہ اھل الارض واھل السماء و الطّیر فی الجو. (الحاوی للفتاوی جلد 2 صفحہ 66 علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

ترجمہ: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مہدیؑ میری اولاد سے ہے۔ ان کا رنگ عربی اور ان کی جسمانی ساخت اسرائیلی ہے ان کے دائیں گال پر تل گویا وہ نورافشاں ستارہ، وہ زمین کو عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ پہلے ظلم سے بھری ہوئی تھی۔ ان کی خلافت پر اہل زمین اور اہل آسمان سب راضی ہوں گے اور فضا میں پرندے بھی راضی (خوش) ہوں گے۔

8.عن الحسینؓ ان النبی ﷺ قال فاطمۃ المھدی من ولدک. (الحاوی للفتاوی جلد 2 صفحہ 66)

ترجمہ: حضرت امام حسین سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے فرمایا کہ مہدیؑ تیری اولاد سے ہے۔

9۔عن علی ابن ابی طالبؓ قال المهدی مولدهٗ بالمدینة من اهل بیت النبی ﷺ واسمه اسم نبی ومهاجره بیت المقدّس کث الحیة اکحل العینین،براق الثنا یا فی وجهه خال فی کتفه علامة النبی ﷺ . (لحاویٰ للفتاویٰ جلد2 صفحہ73)

ترجمہ: حضرت علیؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت مہدیؑ کی جائے پیدائش مدینہ کے ساتھ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے گھرانے سے ہیں۔حضور ﷺ کے اسم گرامی سے موسوم ہیں اور ہجرت ان کی بیت المقدس، گھنی اور لمبی داڑھی والے، سرمگین آنکھوں والے، چمکیلے دانتوں والے آپ کے چہرے پر تل (بطور خوبصورتی) اور آپؑ کے کاندھے میں نبی پاک ﷺ کی علامت مبارکہ ہے۔

10.عن ابن سیرین قال المهدی من هذه الامة وهو الذی یؤم عیسٰی ابن مریم.ؑ (مصنّف ابن شیبہ جلد7 صفحہ513)

ترجمہ: حضرت ابن سیرینؒ سے روایت ہے کہ امام مہدیؑ اسی امّت سے ہیں اور عیسٰی ابن مریمؑ کی امامت سرانجام دیں گے۔

11۔عن جابرؓ قال قال رسول الله ﷺ یکون فی آخر امّتی خلیفة یحثی المال حثیا ولا یعده عداً.

(الحاویٰ للفتاویٰ جلد2 صفحہ 61,60 علامہ جلال الدین سیوطیؒ)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امّت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال لبالب بھر بھر کر دے گا اور اسے شمار نہیں کرے گا۔

12.عن سعد الخدریؓ قال قال رسول الله ﷺ منّا الذی یصلی عیسٰی ابن مریم خلفه.

(محمد ابن ابی بکر الدمشقی، المنار المنیف الحاویٰ للفتاویٰ جلد2 صفحہ 64، جلد1 صفحہ 147)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسی امّت میں سے ایک شخص ہوگا جس کے پیچھے عیسٰی ابن مریمؑ نماز ادا فرمائیں گے۔

13۔عن جابرؓ عن النبی ﷺ قال یکون فی امّتی خلیفة یحثی المال فی الناس حثیا لا یعده عداً ثم قال والذی نعّی بیده لیعودن.(حاکم المستدرک جلد4 صفحہ 501)

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امّت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لوگوں کو مال لبالب بھر بھر کر تقسیم کرے گا شمار نہیں کرے گا اور قسم اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں جان ہے، بالتحقیق (علیہ اسلام کا دور) ضرور لوٹے گا۔

امام مہدیؑ کے بارے میں علماء کی رائے:

ڈاکٹر شاہد مسعود نے ARY چینل پر ''اینڈ آف ٹائم'' کے نام سے ایک مقبول عام پروگرام پیش کیا جس میں اُنہوں نے احادیث مبارکہ کی روشنی میں علماء حضرات کی رائے بھی لی اور اپنا خیال بھی پیش کیا۔ بعد میں ماورا پبلیکشنز نے اسی نام سے کتاب بھی شائع کی۔اُنہوں نے پروگرام میں صحیح احادیث پیش کرتے ہوئے بیان کیا:

احمدؒ اور ابوداؤد نے حضرت اُمِ سلمہؓ سے روائت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت ایک

قوم اختلاف کا شکار ہو جائیگی۔ ایک آدمی بھاگ کر مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ اُس کے پاس مکہ سے کچھ لوگ آئیں گے۔ اور اُسے زبردستی باہر نکال کر رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان اُس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

مسلم نے حضرت ام سلمہؓ سے روائت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا۔ اُس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ ابھی وہ وہیں ہونگے کہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ یعنی امام مہدی بیت اللہ شریف میں کعبے کا طواف کر رہے ہونگے کہ لوگ اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اور پہچانیں گے کہ یہی مہدی ہیں رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان وہ لوگ اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے جن کے پاس نہ کوئی قوت ہوگی، نہ تعداد اور نہ ہی ساز و سامان۔ وہ کعبہ شریف کی پناہ لیں گے۔ اُن سے لڑنے کے لئے مسلمانوں کا ہی ایک لشکر مکہ کا رخ کرے گا۔ لیکن مدینہ سے کچھ فاصلے پر ذوالحلیفہ کے مقام پر یہ لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔ اور جو ایک دو لوگ بچیں گے وہ باقی لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دیں گے''۔

ڈاکٹر شاہد مسعود علماء سے گفتگو اور اپنے مطالعے کے بعد کہتے ہیں: یعنی ظہورِ مہدی کی یقینی علامت یہ ہے کہ اُن سے لڑائی کے لئے آنے والی فوج رستے میں ہی تباہ ہو جائے گی۔ یہ دیکھ کر لوگ گروہوں اور جماعتوں کی شکل میں اُن کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء اور نیک لوگوں کی جماعتیں اُنکے پاس آ کے اُن کی بیعت کریں گی۔ اور سب پر اُن کی بیعت واجب ہوگی۔ اس بات کا تعین دشوار ہے کہ امام مہدی کا ظہور کس سمت سے ہوگا۔

حافظ ابنِ کثیرؒ اپنی کتاب ''الفتن والملاحم'' میں قطعی رائے پیش کرتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور مشرق سے ہوگا۔ جب کہ امام قرطبیؒ اپنی کتاب ''التذکرۃ القرطبی'' میں کہتے ہیں کہ امام مہدی کا خروج مغرب سے ہوگا۔ جبکہ ایک روائت یہ ہے کہ خلیفہ کی موت کے بعد اختلاف ہوگا تو مدینے کا ایک شخص بھاگ کر مکہ چلا جائے گا اور یہی مہدی ہونگے۔ مگر اللہ کی ایک خاص حکمت عملی کے تحت یہی بہتر ہے کہ اُن کے خروج کی جگہ اور اُن کے روانگی کے مقام کو خفیہ رکھا جائے تا کہ قیام گاہ دشمن کی ایذا سے محفوظ رہ سکے۔''

پاکستان کے معروف عالم دین ڈاکٹر اسرار احمد سے پوچھا گیا کہ امام مہدی کون ہونگے؟ یہ مجدد ہیں کہ ولی اللہ ہیں، نبوت تو ظاہر ہے ختم ہوئی۔ یہ کون ہونگے اور انکا کیا.... مرتبہ ہوگا؟

ڈاکٹر اسرار احمد نے وضاحت کرتے ہوئے کہا:

''اصل میں حضرتِ مہدی کے لئے دو آراء ہمارے پاس ہیں۔ ایک اہلِ تشیع کی رائے ہمارے پاس ہے کہ جو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی نسل میں جو آئمہ حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ پھر زین العابدینؒ پھر محمد باقرؒ اور محمد جعفرؒ وغیرہ۔ گیارھویں حسن عسکریؒ تھے اور اُن کا کہنا یہ ہے کہ اُن کے ایک بیٹے تھے اور مہدی اُنکا نام تھا۔ لیکن اس خیال سے کہ بنو عباس کی حکومت

http://asiinternationals.com

اُنہیں قتل کر دے گی اُنہیں چھپا دیا گیا تھا۔ وہ اُسی میں رہے دو سو برس تک اور لوگ اُن سے جا کر استفادہ بھی کرتے رہے، جوان کے بڑے لیڈر ہوتے تھے۔ اُس کو کہتے ہیں غیبتِ صغریٰ۔ کہ اگرچہ غائب تو تھے وہ منظر پر نہیں تھے لیکن پھر بھی وہ کچھ لوگ جا کر اُن سے ہدائت لے لیا کرتے تھے۔ اُس کے بعد غیبتِ کبریٰ ہوگئی۔ پھر وہ ایسے غائب ہوئے کہ کسی سے اُن کا کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ اب وہ ظاہر ہونگے قیامت کے قریب جا کر۔ اور وہ امام مہدی ہونگے۔

یہ اُن (اہلِ تشیع) کا نقطۂ نظر ہے۔ آئمہ میں سے آخری وہ ہونگے بارھویں امام، جو اب بھی زندہ ہیں لیکن ہیں، امامِ غائب۔ وہ امام حاضر ہو جائیں گے۔ وہ امامِ منتظر ہیں، وہ امام جن کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ اہلِ سنت کے نزدیک وہ مجددین میں سے ہونگے۔ مجددین کا سلسلہ وہ ہے کہ حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ

ان اللہ یبعثُ فی ھٰذالامتِ علی راسِ کل مائۃ عامٍ من یجدد لہ دین

''اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سرے پر ایسے شخص کو اُٹھاتا رہے گا جو دین کو تازہ کرے گا''۔

یعنی سو سال کے عرصے میں اگر دینی تعلیمات کے اوپر کوئی گرد و غبار آ گیا، کوئی رسومات ایجاد کر لی گئیں، کوئی بدعات آ گئیں، اُن سب کو ہٹائے گا اور اصل اسلام کا چہرہ دُنیا کے سامنے دوبارہ لے آئے گا۔ یہ مجددینِ امت جو ہیں اُن میں ہی آخری مجدد جو ہونگے اور وہ مجدد کامل ہونگے وہ میں ابھی فرق بتا دیتا ہوں کہ کیا فرق ہے۔ اکثر مجددین نے صرف علمی خدمات سرانجام دیں۔ یعنی یہ کہ اگر یونانی فلسفے کا غلبہ ہو گیا تو اُس کا توڑ کر دیا جیسے امام غزالی نے، دُنیا پرستی کا غلبہ ہو گیا تھا تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے، اُنہوں نے لوگوں کو اللہ کی طرف راستہ دکھایا۔ اسی طرح سے تصوف کا راستہ جو ہے جو بہت غلط چلا گیا تھا اور ہمہ اوست پر بات پہنچ گئی تھی تو حضرت مجدد الفِ ثانی نے اُس کا توڑ کیا تھا۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ دہلوی نے قرآنِ مجید سے جو دوری لوگوں کو ہو گئی تھی اُس کو ختم کرنے کے لئے بیک ٹو دی قرآن رجوع الی القرآن کی تحریک شروع کی۔ اکثر مجددین کا معاملہ یہ ہے کہ اُنہوں نے علمی کام کیا ہے۔ حضرتِ مہدی جو ہوں گے یہ مجددِ کامل ہونگے۔ کامل سے مراد کیا ہے؟ یہ صرف علمی اور اخلاقی اصلاح نہیں کریں گے بلکہ اللہ کے دین کو بالفعل اُسی طرح سے قائم کریں گے جیسے کہ حضور ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں اسلام کو ایک نظام کی حیثیت سے قائم کیا۔ یہ ہیں حضرتِ مہدی''۔

علامہ آغا سید علی موسوی کہتے ہیں: ''ہمارا عقیدہ ہے بلکہ کافی اہلِ سنت بھائی جو ہیں وہ بھی ان پر اعتقاد رکھتے ہیں کہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہونگے۔ اور یہ سب کے سب قریش سے ہونگے۔ بلکہ بعض روایات میں یہ ہے کہ پیغمبر ﷺ نے یہ فرمایا کہ پہلا علیؑ ہیں اور آخر میں مہدیؑ ہیں۔ شیعہ عقیدہ ہے کہ وہ پیدا ہو چکے ہیں۔ سن 255 ہجری میں آپ کی ولادت ہوئی ہے۔ آپ کے والد ہمارے امام حسن عسکری ہیں جو گیارھویں امام ہیں۔ اور وہ (امام مہدیؑ) آج

تک زندہ ہیں۔ اہلِ سنت کا عقیدہ ہے کہ وہ پیدا ہونگے۔ اور علامات بھی ہیں اُس کی۔ علامات کے ظہور کے بعد حضرت امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا۔ دجال کا خروج ہے سفیانی کا خروج ہے بہت علامات ہیں۔ کافی علامات ہوچکی ہیں‘‘۔

ہم کہتے ہیں کہ ہمارے علماء کا علم محدود اور دستیاب احادیث سے ماخوذ ہے جن کی روشنی میں وہ کسی حتمی نتیجے پر نہیں پہنچ پا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں عارفین سے رجوع کیا جانا چاہیئے جو اہلِ رابطہ ہیں۔ سلطان باہوؒ نے فرمایا ہے:

عارف دی گل عارف جانڑے کی جانن نفسانی ھو

معروف روحانی شخصیت حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی نے 17 اکتوبر 1996 کو نشتر پارک، کراچی میں ایک بہت بڑے جلسے سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’لندن میں ایک شیخ ناظم ہیں۔ اُنکی کی عمر 80 سال کے قریب ہے۔ دس ہزار امریکیوں کو مسلمان بنایا۔ بے شمار ہندوؤں، انگریزوں کو مسلمان بنایا۔ اُن کو ورد و وظائف، علم استخارہ پر عبور حاصل ہے۔ اُنھوں نے کہا ہے کہ میرا علم یہ کہتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام ایک دو سال میں ظاہر ہونے والے ہیں لیکن علماء سو اُن کی سخت مخالفت کریں گے۔ اُنھوں نے یہ بھی کہا مہدی علیہ السلام خود نہیں کہیں گے کہ میں مہدی ہوں لوگ اُنھیں پہچانیں گے۔ ابھی ڈاکٹر اسرار، اُنکی بھی خبر سُنی اُنھوں نے بھی کہا: ’حدیثوں اور کتابوں کے علم کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے بلکہ یقین ہے کہ مہدی علیہ السلام ظاہر ہونے والے ہیں‘۔

اور ہم بھی کہتے ہیں۔ وہ تو کہتے ہیں ظاہر ہونے والے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ وہ ظاہر ہوچکے ہیں۔ ہم کہتے ہیں مہدی علیہ السلام ظاہر ہوچکے ہیں۔ جتنے بھی ولی ہیں سب کو اُن کا بتا دیا گیا ہے۔ اُن کی صورت دکھا دی گئی ہے کہ یہ تمھارے امام مہدیؑ ہیں۔ وہ تمھارے ہی پاکستان میں ایک دینی جماعت کے رہبر ہیں۔ ولیوں کو پتہ چل چکا ہے۔ سب ولیوں کو پتہ چل چکا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ اُن کے لئے ایسے کام کر رہا ہے جس سے ہر کسی کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ اب کیوں کہ امام مہدی آچکے ہیں، اُن کا ساتھ بھی دینا ہے۔ ساتھ کون دے گا؟ اُن کو پہچانے گا کون؟ وہ جن لوگوں کے دِلوں میں نور ہوگا۔ نور جب نور کے سامنے جائے گا تو اُسکا مطیع ہوجائے گا۔ نور کو نور سے نسبت ہے نا‘‘

حضرت گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں مزید وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’نبوت ختم ہوگئی (آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں) اور مہدی علیہ السلام کے بعد ولائت بھی ختم ہوجائیگی۔ آپ ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ (امام مہدی علیہ السلام) آخری ولی ہونگے۔ اُن کے بعد ولائت ختم۔ جب ولائت ختم ہوگئی تو دُنیا کو رہنے کا حق ہی کوئی نہیں۔ پھر قیامت آجائیگی۔ اگر دُنیا ہے نا تو ولیوں کے سر پر ہے۔ جس دِن ولائت ختم ہوگئی بس دُنیا ختم‘‘۔

’’حضور پاک کے کئی جُسے امام مھدیؑ میں ھونگے ۔ روح نھیں ھوگی، جُسے .

http://asiinternationals.com

اب تم کہتے ہو فنافی الشیخ، شیخ کا کوئی جُسہ .....روح نہیں، روح ایک ہی جسم کے لئے ہے........مخصوص، یہ جُسے کسی کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ جس طرح یہ بھی سُنا ہوگا کہ کسی بزرگ کی روح کسی بندے میں آجاتی ہے وہ بولتا ہے وہ روح نہیں آتی وہ جُسہ ہوتا ہے۔ یہ جو باقی مخلوقیں ہیں ان کو جُسے بولتے ہیں نا۔ فنافی الشیخ...... شیخ کا کوئی جُسہ تمھارے اندر داخل ہوگیا۔ اُس کو بولتے ہیں فنافی الشیخ۔ پھر تو چلو گے شیخ کی طرح، باتیں بھی شیخ کی طرح کروگے۔ کہیں گے یہ تو شیخ کی طرح ہی چلتا پھرتا ہے۔ پھر فنافی الرسول ہے۔ پھر حضور پاک ﷺ کے جب جُسے اُس کے جسم میں آجاتے ہیں تو پھر اُس کو فنافی الرسولؐ کہتے ہیں۔ اُس وقت باطنی مخلوق کہتی ہیں کہ یہ ثانیءرسول ہے۔"

"حضرت امام حسنؓ گردن سے اوپر تک آپ ﷺ کے ہم شکل تھے نیچے سے نہیں۔ حضرت امام حسینؓ گردن سے نیچے آپ ﷺ کے ہم شکل ہیں اوپر سے نہیں۔ حضرت امام مہدیؑ پاؤں سے لے کر سر تک آپ ﷺ کے ہم شکل ہونگے، سننے میں آیا ہے اور حقیقت بھی ہے۔"

ہم اپنے دور کے علماء کی راہنمائی کے لئے بتائے دیتے ہیں کہ حتمی بات یہ ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام وہ ذات ہونگے جن کے اندر حضور ﷺ کے جُسے ہونگے۔ وہ حضور پاک ﷺ کے ہم شکل ہونگے۔ وہ خاتم اولیاء ہونگے۔ علم لدنی کے نہ صرف حامل ہونگے بلکہ علم لدنی تقسیم کریں گے۔ ثانی رسول ہونگے۔ جس نے اُن کی اطاعت کی تو گویا کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اور جس نے اُن کی نافرمانی کی تو گویا کہ حضور ﷺ کی نافرمانی کی۔ اگر کسی عابد وزاہد نے بھی اُن کی مخالفت کری تو اُس کا انجام حضرت موسیٰ کے مقابلے میں آنے والے بنی اسرائیل کے عابد بلعم باعور کی طرح سے ہوگا اور کسی گناہگار نے بھی اُن کا ساتھ دیا تو وہ اصحابِ کہف کے کتے کی طرح جنت میں جائے گا۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو صحیح مسلم میں روائت کی گئی ہے یہ بات نظر آتی ہے کہ جب امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا تو مسلمانوں میں سے ہی ایک لشکر اُن کے خلاف جنگ کے لئے روانہ ہوگا جو زمین میں دھنس جائے گا۔ ہمیں تو یقین ہے کہ یہ لشکر کسی اسلامی حکومت ہی کا لشکر ہوگا۔ حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہُ العالی اس بارے میں فرماتے ہیں:

"تمھارے اسلامی ممالک جو ہیں نا وہ اُس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ اُن کو نجومی نے بتایا ہے، حدیث میں بھی ہے، کہ امام مہدی اُنکی سلطنت چھین لے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ جہاں بھی پتہ لگ جائے امام مہدی ہے اُس کو قتل کردو۔ تا کہ یہ ہماری سلطنت نہ چھینے۔ ان سارے مراحل سے گزرنا پڑے گا نا اُس (امام مہدی) کو۔ وہ پریشان تو ہوگا ان مراحل سے، لیکن اللہ مدد بھی تو کرے گا نا۔ جب بنائے گا تو مدد کرنا بھی جانتا ہے نا۔"

اور پھر امام مہدیؑ کی خبر جب پھیلے گی تو مشرق سے ایک لشکر امام مہدی کی مدد کو جائے گا جو (امکانِ غالب

ہے کہ) پاکستان ہی سے جائے گا۔گو کہ ڈاکٹر اسرار احمد یہ کہتے ہیں کہ جولشکر امام مہدیؑ کی مدد کو جائے گا اس میں پاکستان کے ساتھ افغانستان بھی شامل ہوگا مگر سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی کی گفتگو کی روشنی میں جوآپ نے اس ضمن میں گاہے بگاہے طالبین سے فرمائی ہے ایسا ہونا محال ہے۔کیونکہ اس کے بارے میں حضرت گوہر شاہی نے جتنی وضاحت اور تفصیل بیان فرمادی ہے اتنی ماضی میں کسی نے نہیں دی ہے۔

دجال کے بارے میں علماء کرام کی رائے:

دجال کیسا ہوگا؟ کون ہوگا؟ کب آئے گا؟ اور کیا حالات ہونگے؟ اس کا حتمی جواب کسی نے نہیں دیا ہے۔ڈاکٹر شاہد مسعود نے عوام الناس اور علماء سے حاصل ہونے والی معلومات کی روشنی میں تین نظریے پیش کئے:

’’کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ دجال ایک شخص ہوگا۔کچھ کا کہنا ہے کہ یہ ایک عالمی معاشرتی نظام ہے اور کچھ کا کہنا ہے کہ یہ ایک نادیدہ غیر مرئی قوت ہوگا۔اس سلسلے میں موجودہ تمام صحیح احادیث کے بغور مطالعہ سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ دجال بطور ایک شخص کے ظاہر ہونے سے پہلے ایک ایسا نظام قائم ہو چکا ہوگا جسکے پیروکار اُسکی اطاعت کریں گے۔اور اُن میں بڑی تعداد میں مسلمان بھی ہونگے‘‘۔

ڈاکٹر اسرار احمد سے، جو اس ضمن میں کافی تحقیق و مطالعہ رکھتے ہیں اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے کئی بار بیان دے چکے ہیں کہ اُن کی آمد، ملحمۃ الکبریٰ (جنگ اکبر) اور دجال کا خروج بہت قریب ہے، پوچھا گیا کہ آپ بتائیے کہ کیا دجال پہلے سے موجود ہے؟ تو اُنہوں نے کہا:

’’اس بارے میں احادیث کو Reconcile (اکٹھا) کرنا خاصا مشکل ہے، آسان نہیں ہے۔لہٰذا بس اجمالی طور پر تو ہم مانتے ہیں کہ ایک شخص دجال آئے گا.......وہ اب انسانی شکل میں تو ہوگا۔ہوسکتا ہے کوئی جن ہو۔ہوسکتا ہے کوئی اور اس طرح کی دوسری مخلوق ہو۔لیکن آئے گا انسانی شکل میں۔اور وہ کانا ہوگا۔اُس کی ایک آنکھ ہوگی۔لیکن اُس کے پاس قوت اتنی ہوگی کہ وہ کسی زمین کو کہے گا کہ نکالو اپنے خزانے اور وہاں جو ہے لہلہاتی ہوئی کھیتیاں ہو جائینگی۔زمین کے خزانے نکل آئیں گے۔اور وہ جو ہے انتہائی تیز رفتار ہوگا۔پوری دُنیا میں چکر لگا لے گا چند دِن کے اندر۔پھر یہ کہ وہ رزق کے خزانوں کو اپنے قابو میں لے آئے گا۔اور صرف اُسی کو رزق دے گا کہ جو تسلیم کرے گا کہ ہاں تو خدا ہے۔اُسکی خدائی کو تسلیم کرے گا۔اہلِ ایمان پر وہ سخت ترین وقت ہوگا۔دجال کے بارے میں ابھی میں پورے طور پر اپنے ذہن کو واضح نہیں کرسکا ہوں کہ اس کی کیا شکل ہوگی، کب وہ ظاہر ہوگا؟ لیکن یہ کہ باقی جو میں نے عرض کیا ہے یہ احادیث مبارکہ سے جو چیز نکلتی ہے مجھے اُس پر پورا اطمینان ہے۔‘‘

علامہ آغا سید علی موسوی یہ کہتے ہیں ''ہمارے بھی نظریے یہی ہیں کہ ایسی حالت ہوگی کہ استعمار والے دُنیا کی بڑی بڑی چیزوں کو اپنے قبضے میں لیں گے۔اور مسلمان اُن پر محتاج ہونگے جیسے یہ آج نہیں ہیں؟ آج ہم محتاج ہیں کہ نہیں؟ ہر چیز ہمارے پاس ہے لیکن پھر بھی ہم اغیار کے محتاج ہیں۔ پھر بھی ہم اُن کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ہر چیز ہے ہمارے پاس تیل ہے گندم ہے سمندر ہیں اناج ہے پہاڑ ہیں سب کچھ ہے۔ پھر میں سوال کرونگا آپ سے، کیوں وہ ہمیں آنکھیں دکھا رہے ہیں؟ یہ سب علامات ہیں۔ اگر آپ غور سے اِن کتابوں کو پڑھیں (جو اُن کے پاس رکھی ہیں) تو دیکھیں کہ ایک ایک علامت آپ کے سامنے ظاہر ہے۔ سمجھو یہاں دجال بھی آ گیا ہے (یعنی موجودہ عالمی نظام ہی دجال ہے)۔اور مسلمانوں کے درمیان جو تفرقہ ہے وہ بھی ہو چکا ہے۔ جب پوچھا گیا کہ آپ کا نظریہ ہے کہ دجال آچکا ہے تو اُنھوں نے فرمایا کہ تقریباً آچکا ہے۔اب حالات بتا رہے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور بہت نزدیک ہے، بہت نزدیک ہے۔اب کیا ہو رہا ہے امن سے انسان سو نہیں سکتا۔امن سے انسان چل نہیں سکتا۔ایک اسلامی ملک مجھے آپ دکھا دیں جس میں امن ہو۔آئے دِن ہر اسلامی ملک میں فسادات ہیں، جھگڑے ہیں۔''

ڈاکٹر شاہد مسعود نے اپنی معلومات کی روشنی میں اپنے پروگرام End of Time میں کہا کہ عیسائی اُس شخص کو جو دُنیا میں ربوبیت کا دعویٰ کر کے تباہی مچائے گا مسیح کذاب کہتے ہیں یا Anti Christ کہتے ہیں اور ہم اُس کے ظہور پر ایمان رکھتے ہوئے اُس کو دجال کا نام دیتے ہیں۔عیسائی اور مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ دجال ایک یہودی ہوگا۔

''کیا امام مہدی کے ظہور کا وقت آچکا ہے؟ یہ سوال آجکل زیرِ بحث ہے۔ ہماری رائے میں اس بارے میں کوئی پیش گوئی کرنا بہت مشکل ہے۔اگر چہ موجودہ حالات کو دیکھ کر محسوس یہ ہوتا ہے کہ مسلم اُمّہ اپنے حکمرانوں کے خلاف نفرت ہر جگہ اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اگر کوئی رجل رشید اُمت کو حالات کے اس گرداب سے نکالنے کے لئے سامنے آئے تو پوری اُمت اس کا دست و بازو بن کر کھڑے ہونے کے لئے تیار ہے۔لیکن مستقبل کے حالات اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔عین ممکن ہے آنے والا وقت موجودہ وقت کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ابتلاء و آزمائش کا ہو (جس کے واضح طور پر امکانات نظر آ رہے ہیں) اور وہی وقت امام موصوف کی آمد کا ہو۔ان کی آمد کے ساتھ ہی حالات پلٹا کھا جائیں گے اور اُمت مسلمہ کی بدنصیبی کے دِن ختم ہوں گے۔ لٰہذا ہماری ناقص رائے میں امام موصوف کی آمد میں ابھی کافی مدت ہے۔ واللہ عالم بالصواب''۔

(علاماتِ قیامت کا بیان صفحہ 39)

''قرآن پاک میں آتا ہے کہ لوگ قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ انسان کے پاس قلیل علم ہے اور

قیامت کی گھڑی کے بارے میں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ البتہ جو شخص جس دِن مر جاتا ہے اس کے لئے وہی دِن قیامت کا ہوتا ہے۔" (دجال ایک فتنہ صفحہ 13)

"حضرت ابوالطفیل محمد بن الحنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنیفہ نے کہا کہ وہ حضرت علی علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ اس شخص نے ان سے مہدی علیہ السلام کے بارے میں پوچھا۔ تو حضرت علی علیہ السلام نے بر بنائے لطف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مہدی کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا کہ اللہ کا نام لینے والے کو قتل کر دیا جائے گا۔ (ظہورِ مہدی کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے۔ اس وقت ان میں یگانگت والفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر ہوگی۔ یعنی 313 افراد پر مشتمل ہو گی۔ اس جماعت کو فضیلت حاصل ہوگی" (بحوالہ مستدرک جلد 4 صفحہ 554)

"القرمانی الدمشقی نے اپنی کتاب اخبار الاول و آثار الاوّل میں کہا ہے کہ علماء اس پر متفق ہیں کہ مہدی آخری وقت میں قائم ہوگا۔ مہدی کے ظہور پر روایات دلالت کرتی ہیں۔ ان کے نور کے طلوع ہونے پر بہت ساری روایات ہیں۔ آپ کے ظہور سے دِلوں کی تاریکی ختم ہوگی۔ آپ کی رویت اور دیدار سے ظلم ختم ہو جائے گا۔ نورانی صبح ظلم کی تاریک رات کے بعد طلوع ہوگی وہ اپنے عدل سے تمام آفاق میں عمل کرے گا۔ وہ آفاق میں اس طرح چمکے گا کہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ واضح اور منور ہوگا۔" (اخبار الاول و آثار الاول صفحہ 463 جلد اول، تحریر کتاب عصر ظہور 552)

یہاں بھی ہمارا معروضہ یہ ہے کہ اس بات کو علماء کی بجائے فقراء اور عارفین سے پوچھا جائے جو "علمِ لدنی" رکھتے ہیں، جو اللہ کی معرفت رکھتے ہیں، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے رابطہ رکھتے ہیں، جو امام مہدی کی خبر دے رہے ہیں اور اُن کی پہچان کا ذریعہ دے رہے ہیں۔

ہمارے جو علماء دجال کے بارے میں ہی صحیح طور پر نہیں جان سکے تو وہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے کس طرح سے خبر دیں گے؟ ہاں وہ اتنی خبر ضرور دے رہے ہیں کہ عنقریب یہ سب ہونے والا ہے۔ مگر جب یہ معرکہ بپا ہوگا تو وہ کس طرح سے انتخاب کریں گے کہ کون مہدیؑ ہے اور کون دجال ہے۔ جو اہلِ تشیع منتظر ہیں کہ بارہویں امام تشریف لائیں گے تو وہ کس طرح سے پہچانیں گے کہ وہ وہی ہیں جو غیبت میں ہیں؟ کیونکہ اُن کو تو ابھی یہ بھی واضح نہیں ہے کہ دجال کسی استعماری نظام کا نام ہے یا کہ کوئی شخص ہوگا۔ جو امام مہدیؑ کی آمد کی خبر دے رہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی یہودی یا ظاہری طور پر کانا دجال ڈھونڈتے رہیں اور دو آنکھوں والے دجال کو ہی مہدی ڈکلئیر کر بیٹھیں۔

سید عبدالقادر جیلانی بغداد کے مدرسہ میں اپنے ایک خطبہ میں اُس وقت کے بے عمل مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے

یہ ارشاد فرمایا:

''پھٹکار ہے تیرے اوپر، اے گندوں کے گندے! اور اے احمق! یہودی اور نصرانی میرے نزدیک تجھ سے زیادہ پیارا ہے (کہ اِس نے اسلام کا دعویٰ تو نہیں کیا) اور تو مدعی اسلام بن کر اُن کے سے کام کرتا ہے۔ دجال، جو خراسان کی طرف سے آئے گا، اُس کا ظاہر صاف ستھرا اور علم تجھ سے زیادہ ہوگا۔'' (یعنی دجال مسلمان ہوگا)۔ (فیوض یزدانی)

سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

''کیسے پہچانو گے؟ ایک حدیث میں ہے کہ 70 ہزار علماء دجال سے بیعت ہونگے۔ یہ بھی ہے نا؟ (یعنی دجال مسلمان ہوگا) اب دجال سے کیسے بیعت ہونگے اور امام مہدیؑ کو کیسے پہچانیں گے؟ جب دجال کہے گا کہ میں امام مہدیؑ ہوں۔ اُمت کہے گی ہمیں پتہ نہیں چلتا، مولوی صاحب آپ جاؤ اور مسئلے مسائل دیکھو۔ واقعی وہ مہدی ہے یا نہیں؟ تو مولوی صاحب چلے جائیں گے۔ سب مسئلوں کا جواب دجال دے دے گا۔ کیونکہ وہ فرشتوں کو بھی کافی تھا نا۔ سارے مسئلے اُس کو آتے ہیں نا۔ سب مسئلوں کے جواب دے دے گا۔ اُس کا دماغ مطمئن ہو جائیگا نا، (اُس) مولوی صاحب کا۔ اب رہ گیا دِل۔ دِل میں تو اللہ نہیں ہے مولوی صاحب کے، شیطان ہے۔ اب اس (مولوی صاحب) کے دِل میں تو چھوٹا سا شیطان ہے اور وہ دجال میں تو بڑا شیطان ہوگا نا۔ دماغ تو مطمئن ہو گیا اُس کا مسئلوں سے اور اُس کے دِل نے اُس شیطان کو بھی قبول کر لیا نا۔ وہ اُس کا جا کے بیعت ہو گیا نا۔ اب مہدی علیہ السلام کے پاس لوگ کیسے جائینگے؟ کیسے پہچانیں گے؟ مہدی علیہ السلام کے پاس وہی لوگ جائیں گے تو اُن کے دماغ بھی مطمئن نہیں ہونگے اور دِل بھی مطمئن نہیں ہونگے کیونکہ دِلوں میں شیطان ہے نا۔ جن کے دِلوں میں نور ہوگا، وہ بھلے چورڈاکو ہی سہی، دِلوں میں نور ہوگا، وہ جب نور کے سامنے جائینگے تو نور کے مطیع ہو جائیں گے نا۔

دجال کے بارے میں آپ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کانا سے مُراد یہ ہے کہ اُس کا صرف ظاہر ہوگا اُس کے اندر روحانیت نہیں ہوگی۔ اور گدھے پر سوار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کو شیطان ابلیس کی مکمل حمائت اور مدد حاصل ہوگی۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ وہ کہاں پر ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ابھی بتا دیا تو ابھی لڑائی شروع ہو جائیگی۔ پاکستان کے قریب ہی ہے۔ اپنی تیاریوں میں مصروف ہے۔ حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں آپ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح حضور پاک ﷺ کی پشت کے اوپر مہر نبوت تھی اسی طرح مہدی علیہ السلام کی پشت کے اوپر مہر مہدیت ہوگی۔ جو کہے امام مہدی ہوں، دیکھنا۔ جو کہے گا میں امام مہدی ہوں پھر پشت تو دکھانی پڑے گی نا اُس کو، مہر کو دیکھ کر تسلیم کر لیں گے''۔

دجال کی پہچان کس طرح ممکن ہے؟:

حضرت ابو ہریرہ سے روائت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’تشہد میں چار باتوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیئے اور کہنا چاہیئے کہ اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے .... قبر کے عذاب سے .... زندگی اور موت کی آزمائش سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں‘‘۔ (صحیح مسلم)

حضرت عمران بن حصینؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

’’جو شخص دجال کی آمد کی خبر سُنے اُس کو چاہیئے کہ اُس سے دور رہے۔ اللہ کی قسم! آدمی دجال کے پاس آئے گا تو خود کو مومن سمجھتا ہوگا لیکن پھر بھی اُس کی اطاعت قبول کرے گا۔ اس لئے کہ جو چیزیں اُس کو دی گئی ہیں وہ اُن سے شبہات میں پڑ جائے گا۔‘‘ (مشکوۃ شریف حدیث نمبر 5252 بحوالہ ابوداؤد)

آپ ﷺ نے مسلمانوں کو دجال سے دور رہنے کا کیوں فرمایا؟

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی نے اس ضمن میں ہماری رہنمائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

’’جب کوئی بھی بہت بڑا عابد ہوگا، بڑا ہی بہت بڑا عالم ہی کیوں نا ہو جب وہ دِل (کے نور) سے خالی ہوگا تو دِل میں شیطان آجائے گا نا۔ آج یہ جو مولوی ایک دوسرے سے لڑتے ہیں شیطان لڑاتا ہے نا۔ قرآن بھی ایک، کلمہ بھی ایک، عقیدہ بھی ایک پھر کیوں لڑتے ہیں آپس میں۔ تو شیطان لڑاتا ہے نا۔ اب جب سُنیں گے دجال آ گیا۔ چونکہ اپنے آپ کو یہ بہت عقلمند سمجھتے ہیں نا! تو کہیں گے کہ ہم اُس کو جا کہ دیکھتے ہیں کہ کیسا ہے۔ لوگ کہیں گے کہ نا جاؤ جو جاتا ہے اُس پر اثر ہو جاتا ہے کہیں گے نہیں ہمارے اوپر تھوڑی اُس کا اثر ہوگا۔ پھر دجال کے سامنے جائیں گے۔ تو اُدھر بڑا شیطان ہے ان کے دِل میں چھوٹا شیطان ہے یہ شیطان اُس کا مطیع ہو جائیگا نا۔ بتاؤ انکی نمازیں کدھر گئیں؟ ختم ہوگئیں نا؟

اب جو تم جن کو سمجھتے ہو نمازیں بھی نہیں پڑھتے ہیں، وی سی آر بھی دیکھتے ہیں، یہ اللہ اللہ بھی کرتے ہیں۔ اللہ اللہ سے تھوڑا بہت نور آئیگا نا ان میں۔ اگر نور کی ایک کرن بھی آ گئی، آئے گی ضرور جی۔ ٹھیک ہے اعمال ان کے خراب ہوگئے لیکن دِل میں تو نور آ گیا نا تھوڑا بہت۔ اب یہ جب جائیں گے امام مہدی کے سامنے تو وہاں نور ہے۔ نور کا گولہ آگے نور یہ اُس کو اپنا سردار مان لے گی۔ بتاؤ اُس نمازی سے تو یہ بہتر ہوئے۔ اور یہی وجہ ہے کہ چور ڈاکو تمھارے ذاکر قلبی بنائے جا رہے ہیں کیونکہ یہ اہلِ دِل ہیں یہ لڑنے والے لوگ ہیں نا۔ وہ مولوی لوگ تو لڑنے والے نہیں ہیں۔

اور یہی وجہ ہے کہ 50 ہزار علماء، ایک حدیث میں 70 ہزار ہے (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت کے ستر ہزار علماء جن کے سروں پر سبز پگڑیاں ہونگی وہ دجال کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ مشکوۃ شریف) ایک میں 50 ہزار ہے، یہ دجال کے ہاتھ پہ جا کے بیعت ہونگے۔ ان میں سے جو من (دِل) والا ہوگا تو وہ تو امام مہدی کے ساتھ ہوگا نا۔ جو من والا

نہیں ہوگا وہ اُدھر ہوگا۔اب تم ابھی بھی تجربہ کرلو اگر وہاں کوئی چرسی بیٹھا ہوا ہے تم بھی چرسی ہو واقف نہیں ہو لیکن تمھاری نظر بار بار اُسکی طرف اُٹھے گی۔اور تمھیں اُس کے اوپر پیار آئے گا۔کیونکہ دونوں ہم جنس ہونا۔"

اب ہمیں دجال کے بارے میں سرکار غوث پاک نے فرمادیا کہ یہ خراسان سے ہوگا۔اور خراسان جس علاقے پر مشتمل ہے اُس میں افغانستان کا کچھ علاقہ اور پاکستان کا بالائی علاقہ شامل ہے۔اور حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے یہ نشاندہی کی ہے کہ حضرت امام مہدی پاکستان میں ہیں اور دجال پاکستان کے قریب ہی ہے۔تو پھر یہ سوال ذہنوں میں اُبھرتا ہے کہ حافظ ابنِ کثیر اپنی کتاب "الفتن والملاحم" میں قطعی رائے پیش کرتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور مشرق سے ہوگا۔جب کہ امام قرطبیؒ اپنی کتاب "التذکرۃ القرطبی" میں کہتے ہیں کہ امام مہدی کا خروج مغرب سے ہوگا۔اگر مہدیؑ کا ظہور مشرق سے ہوگا تو مشرق میں بھی بہت سے اسلامی اور غیر اسلامی ممالک ہیں تو کیا درست ہے۔اس ضمن میں ہم مختلف مصنفین کی آراء پیش کرتے ہیں۔

پاکستان اور امام مہدی علیہ السلام

پاکستان میں حضرت امام مہدی کے آنے کے بارے میں بہت سے روشن ضمیر شخصیات اور اولیاء کرام نے پیش گوئیاں کی ہیں جنہیں مختلف مصنفین نے اپنی تصانیف میں شامل کیا ہے۔

اولیاء اللہ اور روحانی شخصیات کے اقوال

1۔صوفی برکت علی لدھیانوی فیصل آباد:

مشہور روحانی شخصیت جن کی لوگ بہت تعظیم کرتے ہیں اور بہت سے لوگوں نے اُنہیں پیر کا درجہ دیا ہوا ہے بہت سے مواقع پر واشگاف الفاظ میں فرمایا:

"وہ دِن دور نہیں جب اقوامِ عالم کے فیصلے پاکستان کی ہاں اور نہ پہ ہوا کرینگے۔یہاں تک کہ اقوامِ متحدہ بھی کوئی قدم اُٹھانے سے پہلے پاکستان سے پوچھے گی اور یہ عنقریب ہوگا۔اور اگر ایسا نہ ہوتو تو بے شک میری قبر پہ آنا اور 100 چھتر (جوتے) مارنا اور تھوکنا اور کہنا کہ تم بکواس کرتے تھے کچھ بھی نہیں ہوا۔"

فیصلے اقوامِ عالم کے تمام سب تیرے بن نا تمام
یہ صدا میری نہیں ، میری نہیں یہ تو ھے منشائے ربی بالیقیں (الکھ نگری: صفحہ 961 ، مصنف ممتاز مفتی)

2۔شیخ ناظم الحقانی (برطانیہ) اور شیخ ہشام کبانی (امریکہ):

ان دونوں روحانی شخصیات نے بہت سے غیر مسلموں کو مسلمان کیا ہے۔اور 10 ہزار سے زائد یورپی اور امریکی اکیلے شیخ ناظم کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔دُنیا بھر میں اُن کے اندازاً 40 ملین افراد معتقد ہیں۔انہوں نے اپنے بہت

سے خطابات میں یہ بات واشگاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ اسلام کا عروج مشرق سے ہوگا اور خاص طور پر پاکستان سے ہوگا۔ان کا یقین ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا زمانہ بہت ہی قریب ہے اور یہ صرف چند سالوں کی بات ہے، امام مہدی علیہ السلام مشرق سے آئینگے۔(حوالہ: ویب سائٹ www.kataragama.org/al-mahdi.htm اور www.sheikhnazim2.com/sufism.html)

3۔ خواجہ شمس الدین عظیمی:

ایک اور روحانی شخصیت خواجہ شمس الدین عظیمی نے جو سلسلۂ عظیمیہ کے سرپرست ہیں ''روحانی ڈائجسٹ'' میں اپنے پیرومُرشد بابا قلندر اولیاء کی پیشگوئی لکھی ہے:

'' 20 ویں صدی کے آخر میں پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک مرد ظاہر ہوگا جو اللہ کا دین ''دین حنیف'' اور ''دین الٰہی'' لے کر آئے گا، وہ درحقیقت مسلمانوں کا آخری امام ہوگا۔'' (تذکرہ قلندر بابا اولیاء)

4۔زندہ پیر گھمکول شریف کوہاٹ:

کوہاٹ کے بابا اسحاق نے، جو زندہ پیر گھمکول شریف کے نام سے مشہور اور ایک بہت بڑے حلقے میں غوثِ زماں کی حیثیت سے جانے جاتے تھے، فرمایا:

''ہم 1400 سال کے آخری یادگار فقیر چھوڑ کر جارہے ہیں اور یاد رکھنا اب ہمارے بعد دُنیا میں امام مہدیؑ آئینگے۔ یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ امام مہدیؑ کا تعلق میرے وطن پاکستان سے ہے۔'' (کنزالعرفان: مصنف رب نواز)

5۔حضرت واصف علی واصفؒ:

واصف صاحبؒ نے اپنی گفتگو میں جو کہ اب کتابی شکل میں شائع کی جاچکی ہے اس طرح فرمایا ہے:

''معاشرتی بُرائیوں کو دور کرنے کے لئے ایک آئیگا وہ رشوت ختم کرے گا۔ کیونکہ یہ اُسکی ڈیوٹی ہوگی اور وہ اسی کام کے لئے آئیگا۔اور وہ اسی کام کے لئے آرہا ہے۔اُس کے پاس طاقت ہوگی اور اسلحہ بھی ہوگا۔ اور اس طرح وہ رشوت بند کردے گا، صرف تبلیغ سے رشوت بند نہیں ہوگی۔ جب وہ سختی کرے گا تو لوگ رشوت سے توبہ کرلیں گے۔وہ جو حکم دے گا ویسا ہی ہونا شروع ہوجائیگا۔پھر یہ قوم اسلام میں آئیگی۔ اَب دوسرا وقت آنے والا ہے اور پھر تیز ہونے والا ہے۔پھر وہ جو کہے گا وہ کرائے گا۔تھوڑے دِنوں کی بات ہے۔جب ایسا وقت آئیگا تو سب کے ہوش ٹھکانے لگ جائیں گے، مار پڑنی شروع ہوجائیگی۔کیونکہ وہ جو کہے گا، وہ ہوگا۔اَبھی تک جو کہا گیا ہے وہ پورا نہیں ہوا ہے کیونکہ ابھی اُس لیول کے لوگ نہیں آئے۔ جلد ہی یہ خبر آئیگی کہ وہ کام کرنے والا آگیا ہے۔اور وہ جو چاہے گا کرائے گا۔تو میں یہ اطلاع دے رہا ہوں کہ بہت جلد نیک لوگوں کی پذیرائی کا وقت آنے والا ہے اور نیک لوگوں کو اچھی شاباش ملنے والی ہے اور بدآدمی کے ساتھ خراب واقعات

ہونے والے ہیں ہر دور میں ہدائت دینے والا آتا ہے اور ہر ہدائت دینے والا اپنا چارٹر لاتا ہے اور اپنی کرامتیں لاتا ہے۔ اَب یہ کرامت ایسی ہے کہ جو social evils ہیں، جو سماجی بُرائیاں ہیں وہ اُس آنے والے کے حکم سے ٹلیں گی۔ اُس کو آپ مہدی کہہ لیں، مہدی زمان کہہ لیں یا اپنے دور کا ہدائت دینے والا کہہ لیں۔ یہ ہدائت حضور پاک ﷺ کے دور سے متعلق ہے یعنی ہدائت وہی ہے جو چودہ سوسال سے چلی ہوئی ہے۔

تو اُنھوں نے ایک نسخہ رکھا ہوا ہے کہ جب ایسا وقت آجائے تو پھر اُسکی باری آجاتی ہے اور اُسکے پاس پوری طاقت ہے اور وہ Well equipped, well furnished ہے، پوری طاقت اور انتظام رکھتا ہے'' (واصف علی واصفؒ)

حضرت واصفؒ نے اپنے شعری مجموعے ''شب چراغ'' میں ایک طویل نظم ''دور کی آواز'' لکھی ہے جس میں سے چند اشعار ہم پیش کر رہے ہیں۔ اس میں واضح طور پر پاکستان کو مہدیؑ کا وطن کہا گیا ہے؛

دُور کی آواز

کہہ رہی ہے یہ دور کی آواز

آج اِن ناخُداؤں سے کہنا — جھوٹے ان پارساؤں سے کہنا
رُخ ہواؤں کا اب بدلتا ہے — آنے والا کسی سے ٹلتا ہے؟
ٹوٹنے کو ہے خرد کا افسوں — چاند تاروں پہ ہے کمندِ جنوں
شیشہ و جام اب نہیں درکار — آنے والا ہے کوئی جانِ بہار
ہے شہیدوں کی سرزمیں یہ وطن — اب سلامت رہے گا یہ گلشن
اس وطن پر نگاہ ہے اُس کی — یہ زمیں جلوہ گاہ ہے اُس کی!
دین کو جس نے نورِ عین دیا! — یعنی اپنا جگر حسینؑ دیا!

سُن رہا ہوں میں دُور کی آواز

اک نیا معرکہ بپا ہوگا! — کیا بتاؤں میں اور کیا ہوگا؟
اب جنوں ناظمِ چمن ہوگا! — چاک دامانِ مکروفن ہوگا!
راہبر ایک دیدہ ور ہوگا — رازِ پنہاں سے باخبر ہوگا
بن کے ابر بہار آئے گا — دافع انتظار (مہدی المنتظر) آئے گا
رنگ آ کر فضا میں بھر دے گا! — جتنے مشکل ہیں کام کر دے گا!

پھر نہ ہوگی یہ روز کی تقسیم ! ہو سکے گی نہ دین میں ترمیم !

آنے والے کمال کے دِن ہیں

عظمتِ ذُوالجلال کے دِن ہیں

6۔حضرت ریاض احمد گوہر شاہی:

معروف روحانی شخصیت حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی، جن کی بہت سی دیگر روحانی شخصیات اور اولیاء اللہ نے بہت تعریف کی ہے، اپنے خطابات میں یہ فرمایا ہے:

''حضرت امام مہدی کا باطن میں ظہور ہو چکا ہے۔تمام ولیوں کو اُن کا چہرہ دکھا دیا گیا ہے۔وہ پاکستان میں ایک دینی جماعت کے رہبر ہیں۔امام مہدی کی پشت پہ کلمہ پاک کے ساتھ مہر مہدیت ہوگی جو کہ نسوں کے اُبھرنے سے بنی ہوگی''

(حوالہ: ویب سائٹ www.asiinternationals.com)

7۔بہت سے دیگر اولیائے کرام:

بہت سے دیگر بزرگان و اولیائے کرام نے بھی حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں پیشگوئیاں فرمائی ہیں۔ جیسے کہ:

1۔شاہ نعمت ولی بخاری رحمۃ اللہ علیہ 2۔پیر مہر علی شاہ صاحب، گولڑہ شریف 3۔حضرت امام بری سرکار، اسلام آباد

نجومی اور ادیب حضرات کی رائے

1۔غازی منجم، راولپنڈی:

علم نجوم سے وابستہ معروف شخصیت غازی منجم نے اپنی دو کتابوں ''شاہِ خاور اور پاکستان'' و ''مہدی اور مسیحا کی صدا'' میں لکھا ہے: '' 1972 میں کوریا میں 100 سے زیادہ نجومیوں کی کانفرنس ہوئی جس میں ہم سب اس نتیجے پر پہنچے کہ مستقبل ہند (و پاکستان) کے ہاتھ میں ہوگا اور حضرت امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ دونوں اس دُنیا میں آچکے ہیں اور جلد ہی اُن کا ظہور ہوگا۔''

2۔پروفیسر امین جمال الدین، جامعہ الازہر، مصر:

امین جمال الدین مصر کی اسلامی یونیورسٹی جامعہ الازہر میں پروفیسر ہیں۔انہوں نے اپنی مندرجہ ذیل دو کتابوں میں لکھا ہے کہ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے ظہور کا وقت بہت بہت قریب ہے۔

1) ''اُمت مسلمہ کے عمر اور مستقبل قریب میں امام مہدی کے ظہور کا امکان'' 2) ''ہرمجدون'' (آرمیگاڈن)

3۔ڈاکٹر سفر الحوالی، سعودی عربیہ:

ڈاکٹر سفر الحوالی اپنی کتاب ''یوم الغضب'' میں لکھتے ہیں کہ دُنیا کی موجودہ صورتحال احادیث کے مطابق اور میرے علم کے مطابق یہ ظاہر کر رہی ہے کہ یہ آخری دور ہے۔

4۔ڈاکٹر اسرار عالم، بھارت:

بھارت کے ڈاکٹر اسرار عالم نے اس موضوع پر مندرجہ ذیل تین کتابیں لکھی ہیں جن میں بتایا ہے کہ مستقبل قریب میں اس دُنیا میں کیا ہوگا: 1۔''فتنہ دجال'' 2۔''کیا دجال کی آمد آمد ہے'' 3 ۔ ''دجال''

5۔عبدالمجید صدیقی اسلام آباد:

فیروز سنز نے اس مصنف کی تین کتابیں شائع کی ہیں جن میں عبدالمجید صدیقی نے کہا ہے کہ حضرت امام مہدیؑ پاکستان میں اکیسویں صدی کے پہلے عشرے یعنی 2010 تک ظاہر ہونگے اور اس وجہ سے پاکستان دُنیا پر حکمرانی کرے گا۔وہ کتابیں یہ ہیں: 1) دُنیا جنگوں کے دہانے پر 2) جنگ آرہی ہے 3) آخری جنگِ عظیم

6۔احمد تھامس، یورپ:

احمد تھامس جن کا تعلق یورپ سے ہے اپنی معروف کتاب ''دجال ایک فتنہ'' میں یہ تفصیل لکھی ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے اور اس میں کون شکست کھانے والا ہوگا۔

7۔علامہ علی القرآنی، ایران:

علامہ علی نے اپنی کتاب ''عصرِ ظہور'' میں لکھا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت آ چکا ہے۔

8۔کارلب سنگھ رمپا، بدھ مت:

کارلب سنگھ رمپا نے اپنی کتاب ''Chapter of Life'' میں اسی قسم کی تصویر کشی کی ہے کہ آئندہ کیا ہوگا۔

9۔بہت سے دیگر:

دُنیا کے دیگر نجومیوں اور علم رکھنے والوں نے اپنی مندرجہ ذیل تصنیفات میں اسلام کے دوبارہ احیاء اور مسلمانوں کے عروج کی نشاندہی کی ہے : 1. Michal Nostradamus - Prophesies 2. Jean Dixon 3. Cuero's world predictions

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پاکستان سے تعلق اور پاکستان کا اسلام نشاۃ ثانیہ کے مرکز ہونے کے بارے میں بہت سے مصنفین نے لکھا ہے۔ پاکستان کے معروف مصنف جناب ممتاز مفتی نے اپنی معرکۃ الاراء کتاب ''الکھ نگری''

میں پورے سیاق وسباق کے ساتھ کئی اولیاء کرام کے حوالے سے لکھا ہے کہ پاکستان اس حوالے سے بہت اہم ہے کہ امام مہدی علیہ السلام نے یہاں آنا ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

نور بابا:

''نور بابا بولا، پاکستان بننے پہلے، ہندوستان کے بڑے بزرگوں کی ایک کانفرنس ہوئی تھی۔ ہم بھی اس میں شامل تھے۔ وہاں فیصلہ ہوا تھا کہ ایک اسلامی مملکت بنادی جائے۔ ہم نے بھی اس فیصلے پر دستخط کر دیئے۔

مجھے بابا کی یہ بات بہت کھلی، اتنا بڑا دعویٰ اور یوں برملا۔ پھر اتنا تفاخر کسی نے کہا، باباجی یہ جو پاکستان ہے یہ کیا اسلامی مملکت ہے؟

بابا بولا، پُتر، ابھی تو بیج پڑا ہے ابھی بوٹا نکلے گا اور جب بوٹا نکلے گا اور جب بوٹے پر پھول لگا تو ساری دُنیا حیرت سے دیکھے گی۔'' (الکھ نگری صفحہ 922-923)

اسلامی شہر:

''جب قدرت اللہ شہاب نے امام بری رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر جانے کی بات کی تو میں حیران ہوا۔ اس سے پہلے اس نے کبھی امام بری کی یا ان کے مزار پر جانے کی بات نہ کی تھی۔

یہ آپ کو دفعتاً امام بریؒ کی حاضری دینے کی بات کیسے سوجھی۔ میں نے قدرت اللہ سے پوچھا۔

کہنے لگے کہ ہالینڈ میں اسلامی کتابوں کی دُنیا بھر میں سب سے بڑی لائبریری ہے۔ اس لائبریری میں بے شمار قلمی مسّودات ہیں۔ اتفاق سے ایک مسّودہ دیکھنے میں آیا، جس میں لکھا تھا کہ بری امامؒ نے فرمایا تھا کہ ہمارے علاقے میں ایک اسلامی شہر آباد ہوگا جو دُنیا کے اسلامی ملکوں کا مرکز بنے گا۔

وہ قلمی کتاب کب کی لکھی ہوئی تھی، میں نے پوچھا۔

دو ڈھائی سو سال پہلے کی، وہ بولا

میری ہنسی نکل گئی،

آپ ہنس رہے ہیں آپ کو یقین نہیں آیا کیا؟ اس نے پوچھا۔

یقین کی بات نہیں، میں نے کہا، اسلام آباد کی بات ہے جو اس وقت زیر تعمیر ہے۔

اسلام آباد کی کیا بات ہے؟ اس نے پوچھا

اسلام آباد بنگلوں کا شہر ہے، جسکی تعمیر میں نہ اسلامی رنگ ہے نہ پاکستانی، میں نے کہا۔'' (الکھ نگری صفحہ 760)

آنے والا:

''تجھے دکھتا نہیں، وہ بولا۔ یہ ملک جو بنایا ہے تو کسی بات کیلئے بنایا ہے۔ ایسے ہی تو نہیں بنا دیا۔ اب اس کشتی کو پار بھی لگانا ہے کہ نہیں۔

مجھے شرارت سوجھی، میں نے پوچھا بابا، کس لئے بنایا ہے یہ ملک۔

کہتے ہیں، وہ بولا، یہاں تخت بچھے گا۔ پھر وہ آ کر اس پر بیٹھے گا۔

وہ کون، میں نے پوچھا۔

وہی جو آنے والا ہے، جس کے انتظار میں سب بیٹھے ہیں۔

یہ انتہا تھی۔ میرا صبر و تحمل جواب دے گیا۔ میں نے کہا، بابا ایک بات کہوں۔

کہہ، وہ بولا۔

میں نے کہا، میں ان باتوں کو نہیں مانتا، نہ ہی میں بابوں کو مانتا ہوں۔

نہ مان، وہ بولا، تیری مرضی چاہے مان نہ مان۔ ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے۔ اپنی اپنی قسمت ہے کوئی مان لیتا ہے کوئی نہیں مانتا، وہ رُک گیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد بولا، پھر وقت وقت کی بات ہے۔ جب وقت آئے گا تو آپ ہی آپ مان لے گا۔

نہیں بابا، میں نے کچھ کہنا چاہا۔

تجھے نہیں پتہ وہ بڑے ڈاہڈے (بڑی شان شان والے) بڑے زور آور ہیں، جب منوانا چاہتے ہیں، اسے منوا لیتے ہیں۔

نہیں بابا، میں نے اسے ٹوکا.......'' (الکھ نگری صفحہ 83)

انٹرویو:

انٹرویو سے ایک دِن پہلے سڑک پر بیٹھے ہوئے ایک بڈھے فقیر نے مجھے اشارہ کیا۔ میرا خیال تھا کہ بھیک مانگے گا۔ قریب گیا تو وہ بولا، تو آ گیا، اچھا کیا کہ آ گیا، دیر سے آیا پر آ گیا۔ اچھا ہوا، اب جانا نہیں، بالکل نہیں، وہ کچھ دیر رک کر بولا۔

مجھے بات سمجھ میں نہ آئی کہ بڈھا کیا کہہ رہا ہے۔ بڈھے نے سر اُٹھایا، بولا، جا امتحان دے۔

امتحان کی بات سن کر میں چونکا۔ اسے کیسے پتہ چلا کہ مجھے انٹرویو دینا ہے یا میں امتحان کے لئے رُکا ہوا ہوں۔ پھر مجھے دفعتاً کالا شاہ کا کو کا بابا یاد آ گیا۔ وہ بھی یہی کہتا تھا، اوپر چلا جا جہاں پہاڑیاں ہیں۔ تجھے وہاں جانا ہوگا۔''

(الکھ نگری صفحہ 351)

روحانی انقلاب:

”2 فروری 1960ء کو غفور صاحب نے قدرت اللہ شہاب کو ہیگ میں ایک خط لکھا۔ خط کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

ہمارے حکمران طبقے کو یہ علم نہیں کہ روحانی انقلاب آرہا ہے۔ جس سے صرف پاکستان اور ہندوستان ہی متاثر نہ ہوں گے بلکہ پوری دُنیا اس کی لپیٹ میں آجائے گی۔ خدا کا شکر ہے، خدا کا شکر ہے کہ ملک میں درویشوں کی تعداد کثرت سے ہے۔ یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو چشم زدن میں ہندوستان تو کیا، ان ملکوں میں انقلاب لا سکتے ہیں جہاں اسلام کا نام ونشان نہیں۔ سترہ روزہ جنگِ ہندو پاک کے واقعات اگر آپ غور سے ملاحظہ فرمائیں تو انسانی عقل وفکر حیران رہ جاتی ہے۔

میرے بہت سے فوجی دوست کہتے ہیں کہ اس جنگ نے انہیں صحیح اور سچا مسلمان بنا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کرشمہ سازی اور نبی آخرالزمان کی کرم نوازی ہی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اتنی شدید فوجی اور جنگی غلطیاں کر کے فتح حاصل کی ہے۔ یہ جنگ درویشوں کی کمانڈ کے تحت روحانی ایٹمی قوت سے لڑی گئی۔“ (الکھ نگری صفحہ 772)

باباؤں کے خطوط:

”صدر گھر میں جو کام مجھے سونپا گیا وہ باباؤں کے خطوط کا ریکارڈ رکھنا تھا۔ ان خطوں کی فائل مجھے دے دی گئی۔ تقریباً ہر خط میں پاکستان کی بات لکھی ہوئی تھی۔ ہر بابا پاکستان کے احساس سے بھرا ہوا تھا۔ کئی ایک خطوں میں پاکستان کے تابناک مستقبل کا ذکر ہوتا، کہ جلد ہی یہ ملک ایک عظیم ملک بن جائے گا۔ ایک عظیم فتح حاصل ہوگی۔ اور پھر یہ ملک دُنیائے اسلام کا مرکز بن جائے گا۔ کئی ایک خطوں میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا تذکرہ ہوتا۔ اور پاکستان کے متعلق ایسے الفاظ استعمال کئے جاتے جن سے ظاہر ہوتا کہ پاکستان کا اسلام کی نشاۃِ ثانیہ سے گہرا تعلق ہے۔“ (الکھ نگری صفحہ 613)

(اگر دیکھا جائے تو موجودہ دور میں پاکستان دُنیائے اسلام کا مرکز بنا ہوا ہے)

نشاۃِ ثانیہ:

”مزید تصدیق کے لئے شہاب نے عطیہ کو فون کیا۔ عطیہ کہنے لگی آپ یہاں آجائیں میں آپ کو ایک بہت اچھی خوشخبری سنانا چاہتی ہوں۔ جو کسی اور کو نہیں سُنا سکتی۔ شہاب عطیہ سے ملنے گیا تو مجھے بھی ساتھ لے گیا۔

اُس روز عطیہ بڑے موڈ میں تھیں کہنے لگیں آجکل عرش پر بہت خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ چراغاں ہو رہا ہے حضور ﷺ دولہا بنے ہوئے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہنے ہوئے ہیں، گلاب کی پتیاں نچھاور ہو رہی ہیں، سب خوشیاں منا رہے ہیں۔ کہتے ہیں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کا دور شروع ہونے والا ہے۔ عرش اور فرش ایک دوسرے کے قریب آجائیں گے۔ پاکستان اس

دور کا گھوڑا ہوگا۔“ (”الکھ نگری“ صفحہ 581)

بھائی جان:

”ان کی گفتگو کا دوسرا موضوع پاکستان تھا۔ کہتے تھے، آپ پاکستان کی فکر نہ کریں۔ پاکستان کی فکر کرنے والے موجود ہیں اللہ تعالیٰ کا بوجھ آپ خود اُٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ جب بھی کوئی قدم اُٹھانے لگیں تو یہ سوچیں کہ آپ کا یہ قدم پاکستان کے لئے باعثِ نقصان تو نہیں ہوگا۔

ان کا ایمان تھا کہ پاکستان کے متعلق سرکار قبلہ کا ایک پروجیکٹ ہے جو ہو کر رہے گا۔ راستے کے متعلق ان کا خیال تھا کہ راستہ تو بہت سیدھا اور صاف ہے۔ اس میں کوئی الجھاؤ نہیں، کوئی ہیرا پھیری نہیں، کوئی مشکل نہیں، اللہ سے اپنا تعلق بڑھاؤ۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کے بندوں کے کام آؤ۔ ان کی خدمت کرو، ان کو سہارا دو، حوصلہ دو، ان سے میٹھا بول بولو۔ وہ تمہارے میٹھے بول کے محتاج ہیں۔ بھائی جان کہتے تھے بس اتنی سی تو بات ہے۔“ (”الکھ نگری“ صفحہ 435)

کٹیا والا بابا:

غصے سے میری کنپٹیاں بجنے لگیں ’میں تو صرف وہ باتیں لکھ دیتا ہوں جو تمہارے جیسے بابوں کی زبانی سنتا ہوں۔ میں نے کبھی اپنی طرف سے بات نہیں کی۔ میں نے کبھی بات بڑھا چڑھا کر نہیں کی۔ میں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ میں جانتا ہوں۔ تو بتا، کیا سالار روالا (فیصل آباد) کے اُس بابے (صوفی برکت علی لدھیانویؒ) نے مسجد میں جمعہ کی نماز کے بعد دو اڑھائی سو لوگوں کے سامنے نہیں کہا تھا کہ ایک دِن آنے والا ہے جب یو این او (اقوام متحدہ) ہر قدم اُٹھانے سے پہلے پوچھے گی، کیا مجھے قدم اُٹھانے کی اجازت ہے اور اُنہوں نے کہا تھا اگر ایسا نہ ہوا تو تم آ کر میری قبر پر تھوکنا........ بتا کیا اس بابے نے جھوٹ بولا تھا؟ بول بابا۔ چپ کیوں ہو گیا ہے؟‘

وہ دیر تک سر جھکائے بیٹھا رہا۔ پھر سر اُٹھا کر کہنے لگا ’نہیں، وہ بابا جھوٹ نہیں بولتا‘۔

کیا نور پور کے بابے (حضرت بری امامؒ) نے اڑھائی سو سال پہلے نہیں کہا تھا کہ یہاں ایک اسلامی شہر آباد ہوگا جو عالمِ اسلام کا مرکز بنے گا؟ بول‘۔

’کہا تھا‘۔ اس نے کچھ توقف کے بعد کہا۔

’کیا دو صدیوں سے بابے یہ کہتے نہیں آ رہے کہ ایک دِن آنے والا ہے جب ساری دُنیا میں اسلام کا ڈنکا بجے گا؟‘

وہ خاموش بیٹھا رہا۔

’کیا مریڑ (راولپنڈی) کے بابا نے جس کے حضور مجھے بھیجا گیا تھا، پاکستان بننے سے پہلے شاہِ دکن کو دعوت نہیں

دی تھی کہ آ تجھے شہنشاہِ ہند بنا دیں۔ کیا دکن کے سی این سی (کمانڈر ان چیف) پنڈی میں آ کر بابا سے نہیں ملے تھے؟ بابا نے نشاۃِ ثانیہ کی خبر نہیں سُنائی تھی۔ پاکستان کی مرکزی حیثیت کی بات نہیں کی تھی؟ بتا، میں غرایا۔ 'تو نہیں سمجھتا' وہ بولا 'بزرگوں کی باتیں برحق ہیں، لیکن تجھ میں سمجھ کی کمی ہے۔ تو ان کی بات کے رُخ کو نہیں سمجھتا اور انہیں اس طرح بیان کرتا ہے کہ لوگوں کے دِلوں میں غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تجھے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دیکھ' وہ توقف سے بولا 'پاکستان کی کوئی حیثیت نہیں، کچھ حیثیت نہیں۔ ایک چھوٹا سا عام سا غریب ملک۔ ساری اہمیت اللہ کے دین کی ہے۔ وہ دِن آنے والا ہے جب اللہ کے دین سے دُنیا منور ہوگی۔ اور اللہ کا بھیجا ہوا وہ بندہ (امام مہدی علیہ السلام) جس کے وجود سے دُنیا منور ہوگی، پاکستان میں آئے گا۔ ان کا قیام پاکستان میں ہوگا۔ انشاء اللہ پاکستان کی عظمت ان کے قیام سے وابستہ ہے۔ بذاتِ خود نہیں' وہ خاموش ہو گیا۔'' (''الکھ نگری'' صفحہ 974-78)

امام ابوسلمان خطابی کا بیان:

''سال کا مہینے کے برابر اور مہینے کا ہفتہ کے برابر ہونا امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ہوگا یا حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں یا پھر دونوں کے زمانے میں ہوگا۔'' (اسلام میں امام مہدیؑ کا تصور صفحہ 46)

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کا فرمان:

''برطانیہ میں 80 سالہ شیخ محمد ناظم ہیں جو وردو وظائف میں کامل ہیں۔ انہیں علم استخارہ پر عبور حاصل ہے۔ اُنہوں نے ہزاروں انگریزوں کو مسلمان بنایا ان کا کہنا ہے کہ میرے علم کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ایک دو سال میں ہو جائے گا لیکن علماءِ سُو اُنہیں بہت تنگ کریں گے۔ لیکن اللہ کی جناب سے ایسے معاملات ظہور پذیر ہونگے کہ لوگوں کو انہیں تسلیم کرنا پڑے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ گزشتہ دِنوں ڈاکٹر اسرار نے بھی امام مہدی کے ظہور کے متعلق بیان دیا ہے۔ اور ہمارے خیال کے مطابق امام مہدی پاکستان میں ہیں اور کسی دینی جماعت کے سربراہ ہیں۔ حضرت امام مہدیؑ وہ لوگ شناخت کریں گے اور ان کا ساتھ دیں گے جن کے دِلوں میں نور ہوگا۔'' (خطاب نشتر پارک کراچی اکتوبر 1996)

علاماتِ ظہورِ مہدی علیہ السلام

1۔ علم اُٹھا لیا جائے گا اور جہالت ظاہر ہوگی۔

2۔ قرآن کے پڑھنے والے (قاری) زیادہ ہو جائینگے اور عمل کم ہو جائے گا۔

3۔ ظلم وفساد بڑھ جائیگا، قتل کی کثرت ہو جائے گی۔

4۔فقہا میں ہدایت کم ہوجائے گی اور گمراہ وخائن فقہا کی کثرت ہوجائیگی۔

5۔شعراء کی کثرت ہوجائیگی۔

6۔اُمت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں گے۔

7۔قرآن آراستہ کیئے جائیں گے اور مسجد میں نقش ونگار بنائیں جائیں گے۔

8۔حکمران کافر ہوجائیں گے، عمّال فاجر ہوجائیں گے، ان کے مددگار ظالم ہوجائیں گے اور صاحبانِ رائے فاسق ہوجائینگے۔

9۔ برائیاں زیادہ ہوجائینگی اور اُمت کو اس کی ترغیب دی جائیگی اور اچھائیوں سے روکا جائیگا۔

10۔مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور عورتیں عورتوں پر۔ (''علاماتِ ظہورِ مہدیؑ'' صفحہ 49 تا 50)

مزید علامات ظہور مہدی

''جب نمازوں میں تاخیر کی جائے۔اور شہوت رانی عام ہوجائے۔اور قہوے کی مختلف اقسام پی جانے لگیں۔اور باپ اور ماں کو گالیاں دینے لگیں۔ حرام مال کو غنیمت اور زکواۃ دینے کو جرمانہ سمجھنے لگیں۔مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع رحمی کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت اور رحم ختم ہوجائے اور چھوٹوں کی حیاء کم ہوجائے اور لوگ عمارتوں کو مظبوط بنانے لگیں اور ہویٰ وہوس کی بنیاپر گواہی دیں۔اپنے خادموں اور لونڈیوں پر ظلم کرنے لگیں اور ظلم سے حکومت کریں۔مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے اور آدمی اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے۔اور حصہ دار خیانت سے معاملہ کرنے لگیں۔اور وفا کم ہوجائے۔اور زنا عام ہوجائے اور مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ کو آراستہ کرے۔اور عورتوں سے حیا کا پردہ اُٹھ جائے۔اور تکبر دِلوں میں اس طرح داخل ہوجائے جس طرح زہر جسموں داخل ہوتا ہے۔اور نیک عمل کم اور حقیر ہوجائیں اور جرائم بے انتہا عام ہوجائیں۔اور سرمایہ دار مال کی بنیاد پر اپنی تعریف کی خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے پر مال صرف کریں اور دُنیاداری میں ہوکر آخرت کو بھول جائیں۔تقویٰ کم ہوجائے اور طمع بڑھ جائے اور انتشار غارت گری اور بڑھ جائے۔مسجدیں اذانوں سے آباد اور دِل ایمان سے خالی ہوں۔اور صاحب ایمان کو ان سے ہر قسم کی ذلت وخواری کا سامنا کرنا پڑے تو وقت دیکھو گے کہ ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے ہیں اور ان کے دِل شیطانوں کے دِل ہیں۔اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے اور دِل حنظل سے زیادہ کڑوے ہیں تو بھیڑیے ہیں جو انسانی لباس میں ہیں''۔

(علاماتِ ظہورِ مہدیؑ صفحہ 59 تا 60)

''ظہورِ امام کے زمانے کی علامت یہ ہے کہ نزدیک دور اور دور نزدیک ہوگا۔اب دیکھئے کہ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں

اور ہماری آواز دُنیا میں کہاں کہاں تک جارہی ہے اور کون کون سن رہا ہے اور نزدیک اس طرح سے دور ہیں کہ آج باپ بیٹے میں جُدائی ہے کہ باپ بیٹے کو نہیں جانتا اور بیٹے کو باپ کا پتہ نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔ ایک علامت یہ ہے کہ لوہے پر لوہا چلے۔ آج ریل کا دور ہے۔'' (اینڈ آف ٹائم؛ صفحہ نمبر 51)

''ایک دوسرے کو بغیر کسی مقصد کے قتل کریں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر وہ وقت آکر رہے گا جب نہ قاتل کو پتہ ہوگا کہ وہ کیوں قتل کر رہا ہے۔ اور نہ مقتول کو علم ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا۔'' (ترمذی نے اسے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے) (اُمت مسلمہ کی عمر صفحہ 16 تا 17)

امام مہدی کے بارے میں مولانا مودودی کی رائے:

''میرا اندازہ ہے کہ آنے والا اپنے زمانے میں بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہوگا وقت کے تمام علوم جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت ہوگی، زندگی کے سارے مسائلِ ہمہ کو وہ خوب سمجھتا ہوگا۔ عقلی و ذہنی سیاست، سیاسی تدبر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دُنیا پر اپنا سکہ جمادے گا۔ اور اپنے عہد کے تمام جدیدوں سے بڑھ کر جدید ثابت ہوگا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی جدتوں کے خلاف مولوی اور صوفی صاحبان ہی سب سے پہلے شورش برپا کریں گے۔ (اسلام میں امام مہدی کا تصور صفحہ 246)

''اس وقت دُنیا جس تیز رفتاری سے انقلابی تبدیلیاں لا رہی ہے ان کے پیش نظر پوری دُنیا اپنے اپنے عقائد کے مطابق ایک ایسی شخصیت کے ظہور کی منتظر ہے جو اس دُنیا کے باشندوں کو ایک کلمے پر جمع کر کے یہاں امن وسکوں اور عدل و انصاف کی حکومت قائم کرے۔

اللہ تعالیٰ کی یہ سنت رہی ہے کہ جب مسلمانوں میں انتشار وافتراق حد سے بڑھ جاتا ہے اور دین میں باطل عقائد در آتے ہیں تو مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے کوئی اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو ہر صدی میں مجدد بنا کر بھیجتا ہے۔ چنانچہ امام مہدی کا ظہور بھی ایسے ہی حالات میں ہوگا جب مسلمان غیر مسلموں کے ظلم و جبر سے پریشان ہوکر کسی نجات دہندہ کی تلاش میں بے چین ہوں گے۔'' (اینڈ آف ٹائم صفحہ 57,56,54)

کالکی اوتار:

ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں اس بات کا بہت ذکر ہے کہ آخر وقت میں ایک عظیم نجات دہندہ کا، جس کو کالکی اوتار کا نام دیا گیا ہے، اس دُنیا میں ظہور ہوگا جو دُنیا کو ظلم و جبر سے نکال کر اُنکی تمام مصیبتوں کا مداوا کرے گا۔

''عظیم محمدؐ کی قوت میں اضافہ کے لئے اور پشتان (مہدیؑ) جو کہ عظیم حکمران ہے۔ اس کے لئے ہم نعت بیان کرتے

ہیں۔اے انتہائی کریم خدا! ہمیں تمام مصیبتوں سے نجات دے اور دشوار گزار راستوں سے ہمارا ہاتھ پار کر دے۔

(گرنتھ، رگوید 1 ,4 ,10)

حال ہی میں بھارت میں پنڈت وید پرکاش کی ہندی زبان میں شائع کی جانے والی کتاب ''کالکی اوتار'' نے ملک بھر میں ہلچل مچادی ہے۔میر عبدالمجید نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔اس کتاب میں یہ کہا گیا ہے کہ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں جس ''کالکی اوتار'' کا تذکرہ ہے وہ مسلمانوں کے آخری رسول محمد ﷺ بن عبداللہ ہیں۔

اس کتاب کا مصنف اگر کوئی مسلمان ہوتا تو وہ اب تک جیل میں ہوتا اور اس کتاب پر پابندی لگ چکی ہوتی مگر پنڈت وید پرکاش برہمن ہندو ہیں اور الہ باد یونیورسٹی کے ایک اہم شعبے سے وابستہ ہیں۔اُنہوں نے اپنی تحقیق کا نام ''کالکی اوتار'' یا مصلح اعظم یعنی تمام کائنات کے رہنما رکھا ہے۔

پنڈت وید پرکاش سنسکرت کے معروف محقق اور سکالر ہیں۔اُنہوں نے اپنی اس تحقیق کو ملک کے آٹھ مشہور و معروف محقق پنڈتوں کو پیش کیا ہے جو کہ اپنے شعبے میں مستند گردانے جاتے ہیں۔ان پنڈتوں نے کتاب کے بغور مطالعے اور تحقیق کے بعد یہ تسلیم کیا ہے کہ کتاب میں پیش کئے گئے حوالہ جات مستند اور درست ہیں۔

پنڈت وید پرکاش کے مطابق ہندوستان کی اہم مذہبی کتب میں ایک عظیم رہنما کا ذکر ہے جسے ''کالکی اوتار'' کا نام دیا گیا ہے۔اور اس سے مُراد حضرت محمد ﷺ ہیں جو مکہ میں پیدا ہوئے۔چنانچہ تمام ہندو جہاں کہیں بھی ہوں اُن کو مزید کسی ''کالکی اوتار'' کا انتظار نہیں کرنا ہے بلکہ محض اسلام قبول کرنا ہے اور آخری رسول ﷺ کے نقش قدم پر چلنا ہے جو بہت پہلے اپنے مشن کی تکمیل کے بعد اس دُنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔

اپنے اس دعوے کی دلیل میں پنڈت وید پرکاش نے ہندوؤں کی مذہبی کتاب مقدس کتاب وید سے حوالے دلیل کے ساتھ پیش کیے ہیں۔

1۔وید امیں لکھا ہے کہ ''کالکی اوتار'' بھگوان کا آخری اوتار ہوگا جو پوری دُنیا کو راستہ دکھائے گا۔ان کلمات کا حوالہ دینے کے بعد پنڈت وید پرکاش یہ کہتے ہیں کہ یہ صرف محمد ﷺ کے معاملہ میں درست ہوسکتا ہے۔

2۔''ہندوستان'' کی پیشگوئی کے مطابق ''کالکی اوتار'' جزیرہ میں پیدا ہونگے اور یہ عرب کا علاقہ ہے جسے جزیرۃ العرب بھی کہا جاتا ہے۔

3۔ہندوؤں کی مقدس کتاب میں لکھا ہے کہ ''کالکی اوتار'' کے والد کا نام ''وشنو بھگت'' اور والدہ کا نام ''سومانب'' ہوگا۔سنسکرت زبان میں ''وشنو'' اللہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور بھگت کے معنی غلام اور بندے کے ہیں۔چنانچہ عربی زبان میں ''وشنو بھگت'' کا مطلب اللہ کا بندہ ہے۔سنسکرت میں ''سومانب'' کا مطلب امن ہے جو کہ عربی زبان میں آمنہ

ہوگا۔اور آخری رسول (ﷺ) کے والد کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہے۔

4۔ ہندوؤں کی بڑی کتب میں یہ لکھا ہے کہ" کالکی اوتار" زیتون اور کھجور استعمال کرے گا۔اپنے قول میں سچا اور دیانت دار ہوگا۔مکہ میں محمد ﷺ کے لئے یہ دونوں نام استعمال کئے جاتے تھے۔

5۔ ویدا میں لکھا ہے کہ" کالکی اوتار" اپنی سرزمین کے معزز خاندان میں سے ہوگا اور یہ بھی محمد ﷺ کے بارے میں سچ ثابت ہوتا ہے کہ اب قریش کے معزز قبیلے میں سے تھے جس کی مکہ میں بے حد عزت تھی۔

6۔ یہ بھی لکھا ہے کہ بھگوان" کالکی اوتار" کو اپنے خصوصی قاصد کے ذریعے ایک غار میں پڑھائے گا۔اس معاملہ میں یہ بھی درست ہے کہ محمد ﷺ مکہ کی وہ واحد شخصیت تھے جنہیں اللہ نے غارِ حرا میں جبرائیل کے ذریعے تعلیم دی۔

7۔ کتابوں میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہندو اس پر یقین رکھتے ہیں کہ بھگوان" کالکی اوتار" کو ایک تیز ترین گھوڑا عطا فرمائے گا جس پر سوار ہو کر وہ زمین اور سات آسمانوں کی سیر کرے گا۔کیا محمد ﷺ کا براق پر معراج کا سفر یہ ثابت نہیں کرتا ہے؟

8۔ یہ بھی لکھا ہے کہ بھگوان" کالکی اوتار" کی بہت مدد کرے گا اور اُسے بہت قوت عطا فرمائے۔ہم جانتے ہیں کہ جنگ بدر میں اللہ نے محمد ﷺ کی فرشتوں سے مدد فرمائی۔

9۔ ہندوؤں کی کتب میں یہ بھی ذکر ہے کہ کالکی اوتار گھڑ سواری، تیر اندازی اور تلوار زنی میں ماہر ہوگا۔

پنڈت وید پرکاش نے اس پر جو تبصرہ کیا ہے وہ اہم اور قابلِ غور ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ گھوڑوں، تلواروں اور نیزوں کا زمانہ بہت پہلے گزر چکا ہے۔اب ٹینک، توپیں اور میزائل جیسے ہتھیار استعمال میں ہیں۔لہٰذا، یہ عقلمندی نہیں ہے کہ ہم تلواروں، تیروں اور برچھیوں سے مسلح " کالکی اوتار" کا انتظار کرتے رہیں۔حقیقت یہ ہے کہ ہماری مقدس کتابوں میں" کالکی اوتار" کے واضح اشارے حضرت محمد ﷺ کے بارے میں ہیں۔" (ترجمہ: میر عبدالمجید)

پنڈت وید پرکاش نے ہندو ہونے کی حیثیت سے اپنی مذہبی کتب میں تحقیق کی تو اس کا تقابل حضور پاک ﷺ کی ذات سے کیا تو اُس کو معلوم ہوا کہ" کالکی اوتار" کے بارے میں جو اشارات دستیاب ہیں وہ حضور اکرم ﷺ سے ہی ملتے ہیں لہٰذا، اُس نے بے دھڑک ہو کر کہہ دیا کہ " کالکی اوتار" کوئی اور نہیں بلکہ مسلمانوں کے نبی اور آخری رسول ﷺ ہی ہیں۔یہاں ہم اُس کی توجہ حضور پاک ﷺ کے اُن فرمودات کی طرف دِلانا چاہتے ہیں جو آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں اپنے صحابہ کو بیان فرمایا اور صحابہ کرام میں سے کسی نے بالآخر پوچھ ہی لیا کہ وہ آپ خود تو نہیں ہونگے۔ اس پر آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی۔مگر اس سے ہمیں یہ عندیہ ملا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضور پاک ﷺ میں مماثلت اور مشابہت تو ہوگی مگر ساتھ ہی آپ ﷺ کا روحانی تصرف بھی آپ کو حاصل ہوگا۔دورِ حاضر کی عظیم روحانی شخصیت جناب حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہُ العالی نے ہمیں یہ بتا دیا کہ ارضی ارواح بھی ہوتی ہیں اور وہ

کسی شخص کے اس دُنیا سے جانے کے بعد بھی اسی دُنیا میں رہتی ہیں اور کسی اور جسم میں آجاتی ہیں۔ صرف حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح ایسی ہیں جو کسی اور میں نہیں آئیں گی اور وہ حضرت امام مہدیؑ میں ہونگی اور حضور پاک ﷺ کے جُسے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے جسم میں تصرف کریں گے۔ تو یوں کہنا بالکل بجا ہوگا کہ وہ حضور پاک ﷺ خود ہی ہوں گے اور ساری دُنیا کی اصلاح کے لئے مہدی علیہ السلام کی صورت میں دُنیا کے سامنے رونما ہونگے۔ ہندو پنڈت کی یہ غلط فہمی یقیناً حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں علم نہ رکھنے کے سبب سے ہوئی ہے۔ اگر وہ حضرت امام مہدیؑ کے بارے میں جان لے تو وہ یقیناً یہی کہے گا کہ کالکی اوتار حضرت امام مہدیؑ ہی ہونگے۔

اب پنڈت وید پرکاش نے اس پر جو تبصرہ کیا ہے کہ گھوڑوں، تلواروں اور نیزوں کا زمانہ بہت پہلے گزر چکا ہے، اب ٹینک، توپیں اور میزائل جیسے ہتھیار استعمال میں ہیں۔ تو اُن کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ جدید ترین ہتھیار اس صدی کی پیداوار ہیں اور اُن کی مذہبی کتابیں یقیناً صدیوں پرانی ہیں۔ موجودہ دور سے پہلے کے لوگوں کو سمجھانے کے لئے کہ "کالکی اوتار" ہر لحاظ سے طاقتور ہونگے اسے بطور تمثیل بیان کیا گیا ہے تاکہ مطلب اُن لوگوں کی سمجھ میں آجائے۔ جیسا کہ سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے فرمایا ہے کہ احادیث مبارکہ میں جو بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ کے مقابلے میں جو دجال ہوگا وہ گدھے پر سوار ہوگا۔ اب اس دور میں گدھے کی سواری ایک عجیب بات ہے۔ لیکن یہاں گدھے سے مُراد شیطان ہے۔ اور دجال کو شیطان کی پوری مدد شامل ہوگی۔ اور یہ کہ دجال ایک آنکھ سے کانا ہوگا تو اس سے مُراد یہ ہے کہ دجال کا ظاہر ٹھیک ہوگا اور باطنی آنکھ یعنی روحانیت سے خالی ہوگا۔

یہاں یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ ہر مذہب نے اپنے ماننے والوں کو ایک مصلح اعظم کے بارے میں خبر دی ہے کہ وہ جب آئے تو تم اُن کا ساتھ دینا۔ اور اسکے ساتھ ہی اُن کی نشانیوں کو بھی اس طرح سے بیان کیا ہے کہ اُس دور کے اور بعد میں آنے والے لوگ اُس ہستی کا ایک خاکہ اپنے ذہن میں بنا سکیں۔ اور جب وہ ہستی اس دُنیا میں ظاہر ہو تو وہ اُن نشانیوں کی مدد سے یہ سمجھ لیں کہ یہ وہی مصلح اعظم ہے جس کا تذکرہ اُن کے مذہب میں کیا جا چکا ہے۔ پنڈت وید پرکاش اگر دیگر ادیان کی کتب کا مطالعہ کریں تو اس سے اُن کو مزید اشارے ملیں گے جو اُن کی تحقیق میں مددگار ہونگے۔ اس ضمن میں حضور اکرم ﷺ نے جو اپنے صحابہ کرام سے دجال اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا وہ سب سے اہم اور مستند ہوگا کیونکہ وہ اس نتیجہ پر تو پہنچ ہی چکے ہیں کہ "کالکی اوتار" کوئی اور نہیں بلکہ مسلمانوں کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔

موجودہ دور میں حضرت ریاض احمد گوہر شاہی مدظلہ العالی نے حضرت امام مہدیؑ کی نشانیوں کو زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور اس عظیم روحانی ہستی نے مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کو روحانیت سیکھنے کی

دعوت دی اور وہ نسخہ بتایا کہ تم اپنے دِل کو اللہ اللہ میں لگاؤ جو کہ رب کا ذاتی نام ہے تو تمھارے اندر وہ نور پیدا ہوگا جو تمھاری رہنمائی کرے گا اور امام مہدی علیہ السلام یا ''کالکی اوتار'' اُس نور کے سبب خود بخود تمھیں اپنی جانب کھینچ لیں گے جس طرح مقناطیس لوہے کو کھینچ لیتا ہے اگر چہ وہ معمولی سا ہی کیوں نہ ہو۔

پشان (امام مہدی علیہ السلام):

اگر کوئی شخص اپنے من (دِل) کی دُنیا کو ہر وقت کی اپاسنا (عبادت) و پرارتھنا (مناجات) سے آباد کرنا چاہے۔ ایشور کی پہچان اور نفرتوں کو ختم کرنے، آپس میں پیار و محبت کی زندگی بسر کرنے، روحانیت کو حاصل کرنے، ایشور کی محبت سے دِلوں کو روشن و منور کرنے اور اپنی آتما کو اس سے جوڑنے، پشان (امام مہدی علیہ السلام) کی پہچان، سکون کی زندگی بسر کرنے اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے، اپنے اندر کی شکتیوں کو بیدار کرنے کے لئے اسم اللہ کے نام کی مالا جپنا ضروری ہے جس کو مختلف زبانوں میں، اگنی، برہما، وشنو، سرسوتی، ایشور، رام، بھگوان، خدا، گاڈ کے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے۔ لیکن اصل سریانی زبان میں لفظ اللہ ہے۔ اسی لفظ اللہ کے نام کی ہر وقت مالا جپنے کے لئے اس نام کی اجازت ضروری ہے۔ اجازت کے بغیر یہ نام من میں نہیں جمتا۔ اسی لفظ اللہ کی ہر وقت یاد سے آدمی گیانی بن جاتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں ہر وقت آپ کے من میں اس نام کا ورد ہو اور آپ کی نظر میں اس نام کے ورد کی اجازت دینے والا کوئی نہ ہو تو چاند کی 13, 14, 15, 16 تواریخ میں چاند پر آپ کو شبیہ نظر آئے گی۔ اس کی طرف دیکھ کر تین بار لفظ اللہ دِل ہی دِل میں پڑھ لیں اجازت ہوگی۔ (امام مہدی علیہ السلام اور دین الٰہی)

محی الدین ابن عربی:

محی الدین ابن عربی نے فتوحاتِ مکیہ میں لکھا ہے: ''جان لو کہ اللہ ہماری تائید کرے اللہ کا ایک خلیفہ ہے جو خروج کرے گا، زمین ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ اس کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ اگر دُنیا کا ایک دِن بھی باقی رہ جائے تو اللہ اس دِن کو طول دے گا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کی عترت حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کی اولاد سے ایک خلیفہ آئے گا جس کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر ہوگا وہ بڑی جنگ دیکھے گا جو مرج عکا میں (مُردار کھانے والے پرندوں اور درندوں کے لئے) اللہ کا دسترخوان ہے۔ وہ ظالموں کا خاتمہ کرے گا۔ دین کو قائم کرے گا۔ اسلام کی روح پھونک دے گا، اسلام ذلت کے بعد عزیز اور موت کے بعد زندہ ہوگا۔ جزیہ کے قانون کو ختم کر دے گا۔ اللہ کی طرف تلوار سے دعوت دے گا۔ جو انکار کرے گا اسے قتل کر دے گا۔ جو اس کے ساتھ جھگڑے گا وہ رسوا ہوگا۔ وہ اس طرح دین کو غلبہ دے گا اور ظاہر کرے گا کہ اگر رسول اللہ ﷺ اس وقت حاضر ہوتے تو اسی طرح حکم دیتے۔ مذاہب کو زمین سے ختم کر دیگا۔ زمین پر فقط خالص دینِ اللہ باقی رہ جائے گا۔'' (فتوحاتِ مکیہ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 102-107) (تحریر کتاب عصرِ ظہور صفحہ نمبر 550)

''پاکستان کی کوئی حیثیت نہیں کچھ حیثیت نہیں۔ ایک چھوٹا سا غریب ملک، ساری اہمیت اللہ کے دین کی ہے۔ دُنیا منور ہوگی اور اللہ کی بھیجا ہوا وہ بندہ جس کے وجود سے دُنیا منور ہوگی پاکستان میں آئے گا۔ ان کا قیام پاکستان میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پاکستان کی عظمت ان کے قیام سے وابستہ ہے بذاتِ خود نہیں۔ وہ خاموش ہوگیا۔'' (الکھ نگری صفحہ 977)

دین اللہ جو اوپر بیان ہوا اُس کی تفصیل کے لئے حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کی تصنیف ''دین الٰہی'' پڑھیں اور اگر دُنیا میں ایک دِن بھی باقی رہ گیا تو اللہ اس دِن کو طول دے گا، اس کی تفسیر پڑھیں:

''حدیث مبارکہ ہے: ''دُنیا کی عمر سات دِن ہے۔ میں اس کے پچھلے دِن میں مبعوث ہوا ہوں''۔

دوسری حدیث مبارکہ ہے: ''میں اُمید کرتا ہوں کہ میری اُمت کو خدا تعالیٰ نصف دِن اور عنائت فرمائے گا''۔

ان حدیثوں سے اُمت کی عمر پندرہ سو برس ثابت ہوئی۔ **ان یوماً عند ربک کالف سنةٍ مما تعدون۔**

''تیرے رب کے ہاں ایک دِن تمہاری گنتی کے ہزار برس کے برابر ہے۔''

''ان احادیث سے جو متضاد ہوا، وہ اس توقیت کے منافی نہیں جو اس علم سے میرے خیال میں آئی ہے۔ کیونکہ یہاں حضور سرورِ عالم ﷺ کی طرف سے اپنے رب عز جلالہ سے استدعا ہے، آئندہ انعام الٰہی وہ جس قدر زیادہ عمر عطا فرمائے۔'' (ملفوظاتِ اعلحضرت حصہ اول صفحہ نمبر 101)

امام مہدی اور آئین پاکستان:

پاکستان کے آئین میں ہے کہ جو بھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرے اُس کو گرفتار کرلیا جائے اور سزا دی جائے۔ اب جب کہ امام مہدی علیہ السلام نے آنا ہے اور بہت سے اولیائے کرام نے پاکستان میں ان کے آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے تو ایسے ملک میں ایسا قانون حکمرانوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جب مہدی کو بھیجے گا تو پھر یہ قانون بھی دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ جو لوگ امام مہدی علیہ السلام کے آنے کے قائل نہیں ہیں وہ کہتے ہیں کہ کافی عرصے سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ جو لوگ عبادت گزار ہوتے ہیں وہ استدراج کا شکار ہو کر ایسا دعویٰ کر دیتے ہیں۔ اور اس کے لئے مرزا غلام محمد قادیانی اور دیگر کی مثال دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ معلوم نہیں کہ اسلام کو کب تک ان جھوٹے مہدیوں کو برداشت کرنا پڑے گا۔ یہاں ہم عوام الناس کی معلومات کے لئے کچھ وضاحت ضروری سمجھتے ہیں۔

''حضرت امام مہدی علیہ الرضوان جب ظاہر ہونگے تو ان کو پاکستانی بھی ضرور مانیں گے۔ امام مہدیؑ نبی نہیں ہونگے نہ ہی وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے نہ لوگ ان کی نبوت پر ایمان لائیں گے۔ پاکستان کے آئین میں نبوت کا دعویٰ کرنے

والے اور ان جھوٹے مدعیان نبوت پر ایمان لانے والوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے نہ کہ سچے مہدیؑ کے ماننے والوں کو۔ امام مہدیؑ کا نبی نہ ہونا اس بات کی ایک دلیل ہے کہ ہندوستان میں جن لوگوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو ساتھ ہی اپنے آپ کو نبی اللہ کی حیثیت سے بھی پیش کیا۔ وہ نبی تو کیا ہوتے ان کا مہدی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ اور فریب تھا۔ کیونکہ سچا مہدی جب ظاہر ہوگا تو وہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا۔ نہ نبی ہوگا۔ پس مہدی ہونے کے دعوے کے ساتھ نبوت کا دعوٰی کرنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ مدعی جھوٹا ہے۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں ''ہمارے نبی ﷺ کے بعد کسی کا دعویٰ نبوت کرنا بالاجماع کفر ہے۔'' (المہدی والمسیح صفحہ نمبر 4)

پاکستان کے حضرت گوہر شاہی وہ واحد شخصیت ہیں جنھوں نے امام مہدیؑ کے بارے میں بہت ساری تفصیل لوگوں کو بتائی ہے جو پہلے منظر عام پر نہیں آئی۔ اُنہوں نے اپنے ہر خطاب یا نجی نشست میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ضرور گفتگو فرمائی ہے چاہے وہ پاکستان میں ہوں یا ملک سے باہر ہوں۔ اس وجہ سے اُن کے مخالفین نے اس بات سے تعبیر کیا کہ اُنہوں نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کچھ نے کہا کہ اُنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے جبکہ اُنہوں نے ایک پریس کانفرنس میں اس بات کی وضاحت ان الفاظ سے کی:

''ختم نبوت پر ہمارا کامل ایمان ہے۔ حضرت محمد مصطفٰے کو آخری نبی نہ ماننے والا کافر و زندیق ہے۔'' (حضرت گوہر شاہی)

''ہم نے کبھی امام مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور امام مہدی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والا سخت گمراہ اور بد بخت ہے۔ جبکہ ہم نے اصل امام مہدی کی نشانیاں واضح کر دی ہیں۔'' (صدائے سرفروش: یکم تا 15 اکتوبر 1999)

''میں نے خود کو کبھی امام مہدی نہیں سمجھا نہ کبھی ایسا اعلان کیا ہے بلکہ لوگوں کو امام مہدیؑ کی نشانیاں بتا تا رہتا ہوں کہ جس طرح حضور ﷺ کی پشت مبارک پر کلمے کے ساتھ مُہر نبوت تھی اسی طرح امام مہدی کی پشت پر کلمے کے ساتھ مُہر مہدیت ہوگی۔'' (صدائے سرفروش: 16 تا 31 اگست، 1999)

مختلف علمائے کرام نے اپنے علم کی روشنی میں امام مہدی علیہ السلام کے آنے کے وقت کے بارے میں پیشینگوئیاں کی ہیں۔ چند ایک ذیل میں بیان کی جاتی ہیں:

''مہدی کے خروج سے پہلے مشرق کی طرف سے ایک دمدار ستارہ طلوع ہوگا اس کی دُم سے روشنی نکلے گی''۔

(امام مہدی الزماں صفحہ 13)

''آپ کے ظہور کی علامات سورج کے قرن کے ساتھ ظاہر بدن کو دیکھیں گے''۔ (امام مہدی الزماں صفحہ 87)

ظہور امام مہدی علیہ السلام:

''اسلام کے اس عروج اور ترقی کا مطلب ہے کہ اب امام علیہ السلام کا ظہور بھی قریب ہے۔اور اسی طرح دجال بھی شخصی صورت میں زمین پر وارد ہونے والا ہے''۔(دجال ایک فتنہ صفحہ 138)

''حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی انہی اولیاء میں سے ہونگے وہ سب اولیاء سے زیادہ ہدائت یافتہ اور زیادہ متقی ہوں گے تمام اولیاء ان کو پہچان کر ان کی تقلید شروع کر دیں گے۔اور ان کے معاون و مددگار بن جائینگے اور امام مہدی علیہ السلام کو اپنا رہنما تسلیم کر لیں گے۔اس کے علاوہ تمام صحیح العقیدہ مسلمان بھی انہیں پہچان لیں گے''۔(دجال ایک فتنہ صفحہ 203)

آزمائش کی گھڑی:

مسلمان شروع سے ہی دعا کرتے آئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو حضرت امام مہدی علیہ السلام کا دور دیکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کو اس دور کا بے حد اشتیاق ہے جب شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پیئیں گے۔یہ وقت وہ ہوگا جب زمین اپنے خزانے اُگل دے گی۔امن و آشتی کا دور ہوگا۔لیکن یہ بات اُن کے ذہن میں نہیں ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی آمد کا دور ایک عظیم آزمائش کی گھڑی ہوگی ۔ کیونکہ دجال اور مہدی کے بارے میں اُن کا تصور اور معلومات حقیقت سے مختلف ہونگی۔حضور اکرم ﷺ نے دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ کر ہمیں یہ علم عطا فرمایا ہے کہ ہمیں بھی اس فتنے اور آزمائش سے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ عطا فرمائے کیونکہ اس میں حق و باطل کی تمیز مشکل ہو جائے گی اور انسانی عقل فیصلہ کرنے میں بھروسہ کے قابل نہ رہے گی۔اُس وقت وہی کامیاب رہے گا جو قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوگا اور جس کے قلب میں نورِ الٰہی ہوگا۔ایسا دِل حالات و واقعات سے آزاد رہ کر اپنا فیصلہ سُنائے گا اور بندے کو ہدایت اور درست سمت کی طرف راہنمائی فراہم کرے گا۔نور الٰہی اُس قلب میں ہوگا جو سچے اولیاء اللہ کے ساتھ وابستہ ہوگا کیونکہ اولیاء اللہ کو ہی حقیقی علم حاصل ہے۔

'' حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:'ایک وقت آئے گا جب اسلام پر چلنا اتنا ہی مشکل ہوگا جتنا دہکتے ہوئے کوئلوں کو ہاتھ میں پکڑنا'۔اب دیکھ لیجئے وہ وقت آچکا ہے وہ لوگ جو دجالی نظام کے علمبردار ہیں اُنہوں نے اسلام پر چلنا لوگوں کے لئے مشکل بنا دیا ہے۔یہ اللہ کی جانب سے آزمائش ہے۔کسی نبی کی اس قدر آزمائش نہیں ہوئی جس قدر آپ ﷺ کی ہوئی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی پیغمبر سے اللہ نے اتنی محبت نہیں کی جتنی آپ ﷺ سے کی ہے۔''

(دجال ایک فتنہ صفحہ 214)

قرآن جامع اور آخری کتابِ ہدایت:

''اس روئے زمین پر قرآن ہی وہ واحد الہامی کتاب ہے جس میں نہ تو ترمیم و اضافہ ہوا ہے اور نہ کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوئی ہے یہ اپنی اسی حالت میں برقرار ہے جس میں نازل ہوا تھا۔اس کی قیامت تک حفاظت کا ذمہ خود اللہ نے لیا ہوا ہے۔یہ قابلِ اعتماد ہے اور شک سے بالاتر ہے۔اس کی صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ نظام کفر کے سکالر بھی اس بات کا اعتراف

کرتے ہیں کہ اس میں کوئی ردوبدل نہیں ہوا۔" (دجال ایک فتنہ صفحہ)

سیرت طیبہ کی پیروی:

"اللہ نے انسان کو اپنی عبادت کرنے کا حکم دیا ہے مگر اس عبادت کا طریقہ ہمیں صرف آپ ﷺ کی سنت سے ہی معلوم ہوسکتا ہے۔ صرف آپ ﷺ کے طریقہ پر چل کر ہی انسان اللہ کو پہچان سکتا ہے۔ اللہ پوری کائنات سے بڑا ہے مگر ایک سچے اور اللہ پر بھروسہ کرنے والے دِل میں سما سکتا ہے۔ جب دِل پاکیزہ ہوجاتا ہے تو اس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور دِل پاک کرنے کا طریقہ بھی اللہ کا ذکر اور نبی پاک ﷺ کی پیروی ہے۔" (دجال ایک فتنہ صفحہ 215)

دِل کو آزاد چھوڑنے کا طریقہ:

"اس کو آزاد وخودمختار بنانے کے لئے ضروری ہے کہ دِل کی ہر دھڑکن یادِ الٰہی میں مشغول ہوجائے۔ حقیقت یہ ہے کہ صرف اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود آپ ﷺ کی زبان مقدس سے ارشاد فرمایا ہے کہ لا الٰہ کا مطلب یہ ہے کہ میں اور صرف میں یعنی اللہ صرف اللہ۔ جہاں بھی آپ دیکھیں آپ کو اللہ نظر آئے گا۔ ہر چیز میں اس کی جھلک ہے۔ ہر چیز اسی سے قائم ہے۔ اللہ کے سوا کچھ نہیں۔ ماسوا اللہ کچھ نہیں۔ صرف اللہ ہے۔ ایک اللہ سب تعریفوں کے لائق۔ اللہ اور صرف اللہ۔"

(دجال ایک فتنہ صفحہ 200-201)

عشق الٰہی:

"جو دیدار الٰہی کا طالب ہے اس کے لئے جمالِ ظہور اس دُنیا میں بھی ممکن ہے اور اگلی دُنیا میں جنت میں بھی کیونکہ وہ صرف طالب الٰہی ہے اور جو طالب الٰہی ہوتا ہے اسے نہ تو دوزخ سے بچنے کی حاجت ہوتی ہے اور نہ جنت میں جانے کی خواہش وہ صرف دیدار الٰہی کے عاشق ہوتے ہیں اور جمال الٰہی کے نظاروں تک پہنچنے کے لئے آپ ﷺ کی پیروی نہایت ضروری ہے۔" (دجال ایک فتنہ صفحہ 162)

سچے اولیاء کرام رحمھم اللہ تعالیٰ علیھم:

"اللہ کے سچے ولیوں کی بہت سی نشانیاں ہیں۔ ظاہری طور پر وہ شریعت محمدی ﷺ کی پوری پوری متابعت کرتے ہیں اور اندرونی طور پر ان کے پاس وہ نور ہوتا ہے جو پاس بیٹھنے والوں کے دِلوں کی سیاہی دھوڈالتا ہے۔ اور انہیں منور کردیتا ہے۔ وہ بہترین انسان ہوتے ہیں وہ لوگوں کو علم کی دولت عطا کرتے ہیں مگر کسی سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے۔ ان کی خدمت فی سبیل اللہ ہوتی ہے وہ صرف اللہ سے ڈرتے ہیں۔ وہ اللہ کو پہچانتے ہیں اور اللہ سے پیار کرتے ہیں وہ پاکیزہ ہوتے ہیں اور

اللہ ان سے پیار کرتا ہے۔" (دجال ایک فتنہ صفحہ 160)

کردارِ اولیاء اللہ:

"اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صحیح اور اصل ڈاکٹر اولیاء اللہ ہیں۔ جو اللہ کے دوست ہیں۔جن کو اذن و اختیار عطا کیا جاتا ہے اور وہ اللہ کے حکم سے دِلوں کی بیماریوں کو دور کرتے ہیں اور بندوں کو اذنِ الٰہی کی تعلیم دیتے ہیں۔روئے زمین پر صرف وہی ہیں جو اشیاء کو اسی صورت میں دیکھتے ہین جن میں وہ ہوتی ہیں۔یعنی وہ ان کو ان کی اصل صورت میں دیکھنے پرکھنے سے واقف ہوتے ہیں۔اللہ کے صحیح ہدائت یافتہ بندوں کی یہی پہچان ہے اللہ ان کو ہدایت یافتہ فرماتا ہے اوہ کسی سے روپے پیسے کا مطالبہ نہیں کرتے۔اس نظام کفر کے طبی ماہرین کے بالکل برعکس بالکل درست اور صحیح فیصلے کرنے کی پوزیشن میں ہوسکتے ہیں ۔یہی وجہ ہے کہ اولیاء اللہ لوگوں کے درمیان انصاف سے فیصلہ کرنے والے منصف ہوتے ہیں۔انہیں علم ہوتا ہے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے ان کا یہ علم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی عنائت کی وجہ سے ہوتا ہے۔وہ لوگ ہیں جن کے پاس علم الٰہی کا خزانہ سب زیادہ ہوتا ہے۔" (دجال ایک فتنہ 125-126)

اولیاء کرام اللہ کے دوست:

"دُنیا میں اس وقت بھی حقیقی اسلامی معاشرے کا انداز یہی ہے۔اسمعاشرے میں لوگ تعلیم اپنے اُس رہنما سے حاصل کرتے ہیں جو اللہ کا ھدیت یافتہ بندہ ہے۔اللہ کا یہ بندہ ولی اللہ یعنی اللہ کا دوست کہلاتا ہے۔وہ اللہ سے پیار کرتا ہے اور اللہ اس سے پیار کرتا ہے۔ اور ایسے لوگ جو اللہ تعالیٰ سے پیار کرتے ہیں اور جن سے اللہ بھی پیار کرتا ہے اس ولی کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اللہ کے اولیاء کے درمیان کوئی مسابقت نہیں ہوتی۔ ہر کسی کا مقام اللہ کے پاس ہے۔جس ولی کے دِل میں جتنا زیادہ خوف الٰہی ہوتا ہے اللہ کے نزدیک اس کا مقام اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔اولیاء عظام آپ ﷺ سے عالم روحانی میں ملاقات بھی کرتے ہیں اور بات بھی کرتے ہیں اس کے علاوہ تصور اور خواب میں بھی انکی رہنمائی کی جاتی ہے۔وہ اسلام کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں جو توفیق الٰہی ہے۔"

اصل تعلیم:

وہ لوگ جن کے پاس علم حقیقی ہے اور وہ دوسروں کو یہ علم دیتے ہیں۔ وہ اس کا معاوضہ نہیں لیتے وہ اس کے لئے کسی سے روپیہ طلب نہیں کرتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ اُن کا علم نہیں ہے کہ وہ اسے بیچیں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک تحفہ ہے جو انہیں اسی لیے ملا ہے کہ وہ اسے حاصل کرنا چاہتے تھے۔اور اللہ بھی ایسا ہی چاہتا تھا۔اور اللہ تعالیٰ نے اس کا معاضہ طلب نہیں کیا۔اس علم کا اصل معاوضہ یا شکرانہ یہی ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اللہ سے ڈرا جائے

اور اللہ ہی سے توقع کی جائے اور یہ علم انہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا سے حاصل ہوا ہے۔ کوئی بھی شخص توفیق الٰہی کے بغیر محض اپنی کوشش سے علم حاصل نہیں کر سکتا۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 45)

قرآن حکیم خزانہ حکمت و معرفت:

''اور وہ لوگ جو زیادہ کتابیں پڑھتے ہیں ان کے پاس بھی یہ مقام نہیں ہوتا۔ خالص اسلام صرف کتابوں میں نہیں ملتا بلکہ سینوں میں بھی منتقل ہوتا ہے۔ ایک فرد سے دوسرے فرد تک پہنچتا ہے۔ یہ قرآن سے حاصل ہوتا ہے۔ تلاوت قرآن سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ قرآن میں کیا ہے اس کی تلاوت با آواز بلند کرنی چاہیے۔ مگر خیال رکھا جائے کہ تلاوت کی آواز نہ حد سے زیادہ بلند ہو اور نہ زیادہ کم۔ خواہ یہ تلاوت اجتماع میں ہو یا تنہائی میں۔ تلاوت کرنے والے کی توجہ اپنے دِل پر مرکوز ہونی چاہیے۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 106)

''علم حقیقی اللہ کی یاد سے حاصل ہوتا ہے اور یادِ الٰہی اطمینان قلب عطا کرتی ہے۔ اللہ کو یاد کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق زندگی بسر کریں۔ آپ ﷺ کو تمام زمانوں کا نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اس عہد کے نبی بھی آپ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کی پیروی تمام مسائل کا حل اور تمام پریشانیوں کا علاج ہے۔ اب انتخاب کا فیصلہ آپ کے پاس ہے۔ کہ آپ انہیں پریشانیوں میں مبتلا رہنا چاہتے ہیں یا آپ ﷺ کی پیروی سے مطمئن اور کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 144)

اللہ کی عبادت کا طریقہ:

''صرف اللہ کے علم ہی سے اللہ کی عبادت کی جا سکتی ہے۔ جو اللہ کو پہچان کر اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ آگے ہوتا ہے جو اللہ کی پہچان کے بغیر ہی اس کی عبادت کر رہا ہے۔ اس شخص سے جس کے پاس رسمی معلومات ہیں جس کا علم سطحی ہے اس شخص کی عبادت کا درجہ کہیں زیادہ ہے جس کے پاس حقیقی معلومات ہیں اور جس کا علم کامل ہے۔''

(دجال ایک فتنہ صفحہ 197)

یقین کے مدارج:

''یقین کے تین درجے ہیں۔ ایک محض سن کر مان لینا۔ مثلاً اس بات پر یقین کر لینا کہ دوزخ موجود ہے۔ دوسرے درجے میں عین الیقین ہے یعنی آنکھوں سے دیکھ کر اسے مان لینا۔ تیسرا درجہ براہ راست محسوسات سے تعلق رکھتا ہے یعنی دوزخ کو اپنے وجود کیساتھ محسوس کرنا۔ یہ حق الیقین ہے۔ آخری درجے کا یقین صرف اولیاء اللہ کو حاصل ہوتا ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ اولیاء کرام اللہ سے پیار کرتے ہیں۔ وہ پاکیزہ ہوتے ہیں، اس لئے اللہ اُن سے پیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ

ﷺ کی زبان سے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ انکی زبان بن جاتا ہے جس وہ بولتے ہین، اُن کے ہاتھ بن جاتا ہے جس وہ پکڑتے ہیں اُن کے کان بن جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 203)

علم اور تصوّر خدا:

''علم الٰہی جستجو سے نہیں توفیق سے ملتا ہے۔ اس لئے انسان کو اپنے اعمال پر نہیں اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اس کے فضل کا طلبگار رہنا چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر چیز منجانب اللہ ہے اور ہر چیز کو اسی کی جانب لوٹ کر جانا ہے۔ کوئی بھی چیز دُنیا میں یا عالم غیب میں اللہ کی مرضی کے سوا نہیں ٹھہر سکتی۔ دُنیا میں جو بھی چیز اپنے وجود کے ساتھ قائم ہے اللہ کی رضا سے ہے۔ اللہ جب چاہے وجود کو بے وجود کر سکتا ہے اسکی قدرت کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ اگر آپ اللہ کے بارے میں ایک تصور یا خیال رکھتے ہیں تو اللہ اس طرح نہیں ہے۔ کیونکہ آپ خود اللہ کا خیال ہیں۔ اور یہ تمام کائنات اللہ کا خیال اور تصور ہے۔''

(دجال ایک فتنہ صفحہ 199)

خالق کائنات:

اس کائنات کا خالق اور مالک اللہ تعالیٰ ہے جس کی ابتداء ہے نہ انتہا۔ وہ نہاں بھی ہے اور عیاں بھی۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے۔ اللہ کے سوا ہر کسی کو فنا ہے۔ اللہ ہی کی جانب ہم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ کافر اور مسلمان کی زندگی میں یہی فرق ہے کہ کافر حقیقت الٰہی کو تسلیم نہیں کرتا جبکہ مسلمان اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ کافر وجود باری سے انکار کرتا ہے۔ اور اپنے وجود کو حقیقت سمجھتا ہے۔ مسلمان اللہ تعالیٰ کو حقیقت سمجھتا ہے اور خود کو بے حقیقت عاجز سمجھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکانے میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔ (دجال ایک فتنہ صفحہ 141)

صحت کا راز:

''اگر دِل مطمئن ہو تو انسان ڈیپریشن، تناؤ، بے چینی اور ٹینشن کا شکار نہیں ہوتا اور ان تمام بیماریوں سے وہ محفوظ رہتا ہے۔ جو ٹینشن اور ڈپریشن کی پیداوار ہیں اگر سادہ اور متوازن غذا استعمال کی جائے تو انسان کو معدے سے متعلقہ کوئی بیماری لاحق نہیں ہوتی۔ سادہ رہن سہن صحت کا ضامن ہے۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو مصر سے نہایت قیمتی ادویات بھیجی گئیں مگر آپ ﷺ نے یہ ادویات اس فرمان کے ساتھ واپس بھیج دیں کہ ہمارا طرز زندگی ہی ہمارا بہترین علاج ہے۔ جو ادویات سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے اتنی متوازن زندگی بسر فرمائی کہ کبھی کسی بیماری کا شکار نہ ہوئے۔ آپ ﷺ صرف اُس وقت علیل ہوئے جب لوگوں نے آپ ﷺ کو طعام میں زہر دینے کی سازش کی یا آپ ﷺ پر سحر کر دیا۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر دِل صحت مند ہے تو پورا جسم صحت مند اور ٹھیک ہے۔ اگر دِل بیمار ہو تو پورا بدن بیمار ہو جاتا ہے۔ دِل

انسان کا مرکز ہے۔ دِل ہی سے انسان اپنی ذات کو پہچانتا ہے اور اللہ کی ذات کا عرفان حاصل کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے انسان جن کاموں کا حکم دیا ہے وہ براہ راست دِل پر ہی اثر انداز ہوتے ہیں۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 52)

اب تک ہم نے زیادہ تر حصہ امام مہدی علیہ السلام کی آمد پہچان اور اولیاء کرامؒ کے دُنیا میں زندگی بسر کرنے کے انداز پر بات کی ہے جنھوں نے انسانیت کو محبت، اخوت اور بھائی چارے کا سبق دیا اور نفرت، بغض، عناد، تکبر اور دیگر برائیوں سے اجتناب کرنے کی تبلیغ اور تلقین کی اور انسانوں کے قلوب کو اللہ کے نور سے منور کرنے کی سعی کرتے رہے جو حقیقی چراغِ راہ ہے۔ اب دجال کے کردار اور دجالی نظام کے بارے میں مزید کچھ وضاحت کے لیے ہم اپنی رائے دینے کی بجائے اس موضوع پر مختلف مصنفین کی رائے پیش کریں گے۔ پہلے جہادِ اسلام کے بارے میں کچھ ضروری وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

جہادِ اسلام:

''کفار کی جنگیں فتنہ اور فساد کے لئے ہوتی ہیں۔ توسیع پسندی اور ہوس اقتدار کے لئے ہوتی ہیں جبکہ مسلمانوں کی جنگ یا جہاد اللہ کی راہ میں ہوتا ہے۔ دُنیا سے فساد کا خاتمہ کرنے اور امن قائم کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ ان کی یہ جنگ اپنے دفاع میں ہوتی ہے۔ مسلمان کلمہ گو مسلمان کے خلاف کبھی بھی ہتھیار نہیں اُٹھاتا۔ اسی طرح مسلمان کو غصے کے عالم میں اور ذاتی مفاد کے لئے لڑنے کی اجازت نہیں۔ کیونکہ یہ عمل جہنم میں لے جانے کا باعث ہوتا ہے۔ جب مسلمان فتح یاب ہوتے ہیں تو ان کو لوگوں کا قتل عام کرنے، لوگوں کی املاک کو نذرِ آتش کرنے، فصلوں اور درختوں کو نقصان پہنچانے یا خواتین سے زیادتی کرنے کی ہرگز اجازت نہیں ہوتی جو شخص اللہ کی راہ میں لڑتا ہوا مارا جاتا ہے وہ شہید کہلاتا ہے۔ اور اس کا مقام جنت میں ہوتا ہے۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 131)

دجال:

''نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق دجال کی آمد مسلمانوں کے لئے شدید ابتلاء کی ہوگی۔ اس شخص کے لئے حضرت محمد ﷺ نے کذب کی بجائے دجل کا لفظ استعمال کیا ہے یعنی فریب دینے والا اور شعبدہ باز۔ وہ پانی کو آگ اور آگ کو پانی کر دکھائے گا''۔ (معرکہ عظیم صفحہ 79)

''یہ بات واضح ہے کہ دِلوں کو سکون یادِ الٰہی سے ملتا ہے مگر دجالی نظام کے محکمہ تعلیم کی بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ لوگوں کو فطرت سے دور کر دیا جائے۔ انہیں اللہ اور حقیقت سے لاعلم رکھا جائے اور انہیں اس سراب میں مبتلا کر دیا جائے کہ جو طریقہ زندگی ان کا ہے وہی فطری ہے اور یہ کہ ان کا ہر عمل فطری تقاضوں کے مطابق ہے۔ اور وہ امن و انصاف کے لئے اپنا کردار ادا کر رہے ہیں''۔ (دجال ایک فتنہ صفحہ 134)

مغرب نواز سربراہانِ اسلام:

’’اگر دُنیا میں اسلامی ممالک کے ایسے حکمران موجود ہیں جو نظام کفر کی ترجمانی وحمایت کر رہے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ قیامت اب زیادہ دور نہیں ہے اور یہ چیز بھی علامت قیامت میں سے ہیں۔ان علامات کا مطلب ہے کہ دُنیا کا انجام بالکل قریب ہے‘‘۔(دجال ایک فتنہ صفحہ 138)

برے حکمران:

’’آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر قوم پر ویسے ہی رہنما مسلط کئے جاتے ہیں جیسے وہ خود ہوتے ہیں۔ جب ان حکمرانوں نے اپنے ذاتی مفادات کے لئے زائد ٹیکس جمع کرنا شروع کر دیئے اور لوگوں پر خرچ کرنے کے بجائے اپنے عیش و آرام کے لئے استعمال کرنے لگے تو اسلامی معاشرے میں پھوٹ پڑ گئی،خوشحالی کا دور ختم ہوگیا اور تباہی و بربادی ان کا مقدر ہوگئی۔قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ جو لوگ آپؐ کے بتائے ہوئے طریقوں کو چھوڑ دیتے ہیں انہیں تباہ کر دیا جاتا ہے۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ بنے تو آپؓ نے مسلمانوں سے فرمایا کہ اگر وہ کوئی بھی ایسا کام کرنے لگیں جو احکام قرآنی کے خلاف ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ انہیں وہیں پر ٹوک دیں۔حضرت عمر فاروقؓ کے تقویٰ اور ہیبت الٰہی کا تو یہ اندازہ تھا کہ ایک وسیع سلطنت کے حکمران ہیں مگر ایک درخت کے نیچے کنکروں بھری زمین پر لیٹے ہوئے ہیں۔آج کے دور میں معمولی سے اربابِ اختیار بھی اس وقت تک باہر قدم نہیں نکالتے جب تک ان کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے درجنوں محافظ نہ ہوں۔ پہلے وقت کے مسلمان حکمرانوں کے کردار کا یہ عالم تھا کہ کافر بھی ان کو قتل کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے تھے۔آج کے رہنماؤں کا کردار یہ ہے کہ ان کو اپنے لوگوں سے بھی ڈر لگتا ہے۔ یہ حضرت عمر فاروقؓ کا ایمان تھا کہ موت وزندگی اللہ کے اختیار میں ہے اور اللہ ہی سب سے بڑی انشورنس اور سب سے بڑی ضمانت ہے۔

ایک مرتبہ ایک شخص آپؓ کے پاس آیا۔اور بارش کے لئے دعا مانگنے کی استدعا کی کیونکہ اس وقت خشک سالی تھی۔ آپؓ نے فرمایا کہ خشک سالی اس لئے ہے کہ لوگوں کے اندر یاد الٰہی کم ہو رہی ہے ان کے دِلوں میں خشک سالی ہے جس کا اثر باہر بھی آرہا ہے۔جب لوگوں میں جذبہ ایمانی تازہ ہوگیا تو بارانِ رحمت جوش میں آگئی۔آپؓ کے بارے میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمرؓ ہوتا۔‘‘ (دجال ایک فتنہ صفحہ 153،154)

معرکہ آرائی کی تیاریاں:

’’اس وقت اسلام کا عروج یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایمان اور کفر دُنیا میں اپنی اپنی منازل کی جانب گامزن ہیں۔اور حق و

باطل کے درمیان معرکہ آرائی کا وقت آن پہنچا ہے۔کفراور ایمان کی طاقتیں اپنے اپنے محاذ پر موجود ہیں۔ ایمان کی طاقت امام مہدیؑ کی منتظر ہے اور کافر دجال کی آمد کا انتظار کررہے ہیں۔کافر اس بات کے لئے بے قرار ہیں کہ وہ کس وقت مسلمانوں پر حملہ کریں۔وہ مسلمانوں پر حملے کے مواقع تلاش کررہے ہیں۔اور جب مسلمانوں پر حملہ ہوجاتا ہے تو مسلمانوں کو اللہ کی طرف سے اپنے دفاع کے لئے جہاد کا حکم ہے۔حملہ آوروں اور جارحیت پسندوں کے لئے قتال کا حکم ہے۔وہ لوگ جو مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں اور اس کے بعد اللہ کی وحدانیت کی شہادت دینے سے انکار کرتے ہیں آپ ﷺ کی رسالت کا انکار کرتے ہیں۔وہ کھلی گمراہی میں ہیں۔اور بالآخران کا انجام جہنم ہے۔'' (دجال ایک فتنہ: صفحہ 148)

منافقین:

منافقین وہ ٹولہ ہے جو ہر دور میں ہر کسی کے ساتھ اپنے مفادات کی بنیاد پر رہتا ہے اور کسی کے ساتھ بھی مخلص نہیں ہوتا ہے۔جہاں کوئی مشکل پیش آئی یا خطرہ لاحق ہوا تو وہ فوراً دوسرے گروہ میں جا شامل ہوتے ہیں جہاں وہ عافیت محسوس کرتے ہیں اور اپنے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔منافقین میں زندگی کے ہر شعبے کے لوگ ہیں کیونکہ منافقت ایک طبیعت اور مزاج ہے جو لوگوں میں پایا جاتا ہے اور یہ لوگ زندگی کے جس بھی شعبے میں جائیں گے اپنی طبیعت کے مطابق عمل ان سے سرزد ہوگا۔بدقسمتی سے علماء اور مذہبی سکالرز میں بھی ان کی ایک معقول تعداد موجود ہے۔منافقین کی پہچان اس قدر آسان تو نہیں ہے مگر اب جبکہ ایمان اور کفر کے درمیان واضح امتیاز ہونے والا ہے ان منافقین کے چہروں سے پردے سرک جائیں گے اور علم ہوجائے گا کہ یہ نام نہاد علمائے اسلام اور ریسرچ سکالر درحقیقت معاون و مددگار تھے۔یہ لوگ جب کفار کو ترقی کرتے دیکھتے ہیں تو درپردہ اُن کے ساتھ مل جاتے ہیں۔مگر اب جب اسلام اور کفر بالمقابل ہوں گے اور اِدھر یا اُدھر میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوگا تو ایسے لوگ جو درپردہ کفر اور اسکی پالیسیوں کے حمائیتی تھے بےلبادہ ہوجائیں گے۔

''جس اسلام کی بات وہ کرتے اور جسے ان کے دماغ اسلام کہتے ہیں ان باتوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ بات تو کرتے ہیں اسلام کی مگر اُن کے انداز ہوتے ہیں کفر کے۔بات تو کرتے ہیں حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کی مگر پیروی کرتے ہیں جاہل مغرب کے دانشوروں کی۔ذکر تو کرتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی زندگیوں کا اور زندگی بسر کرتے ہیں اپنے خودساختہ معیارات کے تحت۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 206-207)

دجال کا نمودار ہونا:

''دجال اس وقت ایک ان دیکھی قوت کے طور پر پسِ پردہ کام کررہا ہے۔اور لوگوں کی ایک واضح اکثریت اس کے نظام میں گرفتار ہوچکی ہے۔وہ لوگ جو اب اس نظام کا حصہ بن چکے ہیں جب دجال انسانی خدوخال میں سامنے آجائے گا تو

یہ سارے لوگ اس کے مطیع ہو جائیں گے اور اس کے معاون و مددگار بن جائیں گے۔ یہ سب لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ مگر اس نظام کے اندر وہ لوگ مجبور ہیں۔ جنہوں نے اس نظام کو دِل سے قبول نہیں کیا انشائاللہ وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ وہ لوگ امام مہدی کو پہچان لیں گے، ان کی پیروی کریں گے اور ان کے معاون و مددگار بن جائیں گے۔ ایسے لوگوں کا انعام جنت کے باغات ہیں۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 194)

'' یہ علم نہیں ہے کہ دجال کس وقت شخصی صورت میں ظاہر ہوگا۔ یہ بھی خدا ہی جانتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور کب ہوگا۔ مسلمانوں کے ہدایت یافتہ رہنما جو آپ ﷺ کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور جو صرف اللہ کی عبادت کرتے ہیں، شرک نہیں کرتے وہ اس دُنیا میں ظاہر ہونے والے ہیں۔ دجال کب دُنیا میں آتا ہے اور حضرت امام مہدی علہ السلام کا ظہور کب ہوتا ہے؟ اس کے بارے میں صحیح علم نہیں ہے۔ ممکن ہے وہ آپ کی زندگی میں ہی ظاہر ہو جائیں اور ہوسکتا ہے ان کا ظہور آپ کی زندگی میں نہ ہو۔ سب سے اہم بات صرف یہ ہے کہ دُنیا میں زندگی بسر کرنے کے صرف دو راستے ہیں۔ ایک کفر کا ہے اور ایک اسلام کا ہے۔ کفر کی مجسم صورت دجال ہے اور اسلام کی مجسم صورت اب امام مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 216)

دجال کو کا مردوں کو زندہ کرنے کی عملی تفسیر:

'' ایک مریض آپریشن ٹیبل پر پہنچ جاتا ہے تو اس کی چیر پھاڑ شروع ہو جاتی ہے۔ اس کے بارے میں ایک حدیث مبارکہ بھی ہے جسکا مفہوم ہے کہ دجال ایک انسان کو دو حصوں میں کاٹ دے گا۔ اور وہ انسان مردہ نظر آئے گا پھر وہ ان حصوں کو دوبارہ ایک دوسرے کے پاس رکھے گا تو وہ زندہ اور ٹھیک محسوس ہوگا۔ آجکل کی سرجری پر اس حدیث کا اطلاق واضح ہے۔ تاہم اچھے سرجن عمدہ طریقے سے آپریشن بھی کرتے ہیں۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 55)

نظام دجال کی نشانی:

'' دجال کی پیشانی پر ک، ف، ر، (K.F.R) کے الفاظ ہوں گے۔ اس وقت اسرائیل کی ہوائی کمپنیوں کے کچھ طیاروں پر یہ حروف موجود ہیں جو ان کے اگلے حصوں پر پینٹ کئے گئے ہیں۔ K.F.R سے مراد عربی لفظ '' کفر'' ہے۔ اسے ہم کافر بھی کہہ سکتے ہیں۔ کفر ڈھانپنے، چھپانے یا انکار کرنے کا نام ہے۔ مثلاً اس حقیقت کو کہ '' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں'' کو چھپانا۔ کافر ماننے سے انکار کر دیتا ہے۔ وہ اللہ کے انبیاء کا بھی انکار کرتا ہے اور اپنے اس انکار کے لئے تاویلیں گھڑتا ہے اور پیش کرتا ہے۔ وہ اللہ پاک کی عبادت نہیں کرتا جبکہ آنحضرت ﷺ کا فرمان پاک ہے کہ 'علم حاصل کر خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے'۔ اس کا مطلب معرفت الٰہی کا علم ہے یا کم از کم ایسا علم ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب رہنمائی کر

سکے۔ اگر تمہارا علم ہیبت الٰہی کے خوف سے نہیں ہے تو تم گمراہ ہو۔ اللہ سے ڈرو اللہ تمہیں علم عطا فرمائے گا۔"

(دجال ایک فتنہ صفحہ 17)

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام:

"آنحضرت ﷺ سے لیکر آج تک تمام اُمت محمدیہ ﷺ کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ قرب قیامت میں حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں جب کانا دجال نکلے گا تو اسکو قتل کرنے کے لئے آسمان سے اُتریں گے۔" (المہدی والمسیح صفحہ 5)

دجال کا انجام:

"اس وقت ہم دیکھتے ہیں کہ کفر اسلام سے نبرد آزما ہے، اسلام کفر سے جنگ آزما ہے۔ دجال امام مہدی علیہ السلام سے لڑے گا۔ حضرت عیسیٰؑ جو مصلوب نہیں ہوئے تھے بلکہ اللہ نے انہیں عالم بالا میں اُٹھالیا تھا اور انہی سے ملتی جلتی شکل والے ایک شخص کو مصلوب کر دیا گیا تھا۔ دُنیا میں واپس آئیں گے اور دجال کو ہلاک کریں گے۔" (دجال ایک فتنہ صفحہ 19)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں احادیث متواتر صحاح میں آئی ہیں کہ آنجناب حضرت امام مہدی علیہ السلام کیساتھ خروج کریں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور دجال کو وہی قتل کریں گے۔" (امام مہدی الزماںؑ صفحہ 84)

مزید تحریر دجال کی نشانیوں کے بارے میں جو کہ حضرت سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی نے مختلف اوقات میں بتائیں اور اخبار صدائے سرفروش میں شائع کی گئیں سال اور مہینہ کے حوالہ سے پیش خدمت ہیں۔ سب سے اہم تحریر جو حضرت ریاض احمد گوہر شاہی نے بتائی اور تحریر بھی ہے۔ آپ نے فرمایا:

"حدیث مبارکہ میں ہے کہ قرب قیامت میں دجال کا عروج ہوگا۔ ستّر ہزار علماء اس کے پیروکار ہو جائینگے وہ بھی دعویٰ مہدیت کرے گا۔ عام مسلمان علماء کو کہیں گے ہمیں تو امام مہدی کی شناخت نہیں مہربانی کر کے آپ لوگ ان کے پاس جائیں۔ دجال علماء کے ہر سوال کا جواب اطمینان بخش دے گا۔ اس طرح وہاں کے دماغوں کو مطمئن کر دے گا جبکہ ان علماء کے دِل نور الٰہی سے خالی ہونے کی وجہ سے ان کے دِلوں میں چھوٹے شیطان اپنا مسکن بنالیں گے۔ اس طرح ان کے دِلوں کے چھوٹے شیطان بڑے شیطان یعنی دجال کی اطاعت قبول کرلیں گے کیونکہ دجال میں ابلیس خود ہوگا۔"

(صدائے سرفروش؛ یکم تا 15 اکتوبر 1996)

"دجال کا ایک آنکھ سے کانا ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے پاس صرف ظاہری علم ہوگا وہ علم روحانیت

سے نا آشنا ہوگا۔اس کی باطنی آنکھ نہیں ہوگی۔ دجال کا گدھے پر سوار ہو کر آنے سے مراد یہ ہے کہ اس کو شیطان اپنی تمام طاغوتی طاقتوں پر سوار کر کے بھیجے گا۔''   (صدائے سرفروش؛ یکم تا15 اگست،1999)

مزید ارشاد فرمایا: ''ظہور امام مہدی علیہ السلام اور خروجِ دجال ہوگا۔حق و باطل کی زبردست جنگ ہوگی۔ جس میں آخر کار حق کی فتح ہوگی۔''(صدائے سرفروش؛18 مئی تا 31 مئی 1999)

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے خلاف جنگ میں اپنی قوم کے ساتھ امام مہدیؑ کی مدد کو آئیں گے۔ وہ ان کے حلقۂ ارادت میں داخل ہو کر سب ایک ہی دین میں چلے جائیں گے۔لیکن عیسائیوں کا ایک طبقہ جو عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی اور حیات کا منحرف ہے وہ عیسیٰ علیہ السلام کو نہ مان کر دجال کا ساتھ دے گا۔ اسی طرح دیگر مذاہب والے بھی اپنے اپنے عقیدے کے مطابق کوئی دجال کو اور کوئی امام مہدی کو مسیحا سمجھ کر ان کا ساتھ دیں گے۔ چونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام بھی مسلمانوں میں سے ہیں اور دجال بھی مسلمانوں سے ہوگا دونوں ظاہر کے اعتبار سے ایک جیسے ہوں گے ایک ہی کلمہ پڑھتے ہوں گے۔ اسی لئے حدیث شریف کے مطابق ستر ہزار علماء دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔ امام مہدی علیہ السلام کے دِل میں اللہ اور دجال کے دِل میں شیطان ہوگا۔''(صدائے سرفروش؛ یکم تا15 اکتوبر1999)

دجال کے بارے میں ایک عجیب وغریب روایت ہے۔ آخر میں اس روایت کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

''ایک عیسائی جو مسلمان ہوا اُنہوں نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ میں سمندری سفر پر تھا کہ ایک طوفان آیا اور موجوں نے ہمیں گھیر لیا تو ایک جزیرے پر ہمارا جہاز جالگا۔ وہ جزیرہ غیر آباد لگ رہا تھا۔ وہاں ہمیں ایک عجیب سا حیوان نظر آیا۔ اس کے جسم پر بہت زیادہ بال تھے۔ پتا نہیں چلتا تھا کہ اس کا منہ کدھر ہے اور دُم کدھر ہے تو اس نے مجھے کہا کہ میں دجال ہوں اور اس وقت قید میں ہوں اور اس نے پوچھا کہ فلاں جگہ پر پانی ہے کہ نہیں ہے، فلاں کھجوریں پیدا ہو رہی ہیں کہ نہیں۔ اسی طرح ہمیں پتا نہیں چل رہا کہ آیا دجال دُنیا میں موجود ہے کہ نہیں۔ ہاں یہ ہمیں پتا ہے کہ دجال نے آنا ضرور ہے۔ اور وہ انسانی شکل میں ہوگا اور وہ کانا ہوگا اور اس کی قوت اتنی زیادہ ہوگی کہ وہ زمین کو کہے گا کہ نکالو اس مین سے خزانے اور وہاں لہلہاتی ہوئی کھیتیاں اُگیں گی۔ زمین کے خزانے نکل آئیں گے اور اس کی رفتار انتہائی تیز ہوگی پوری دُنیا کا چکر چند دِنوں میں لگائے گا اور پوری دُنیا کے خزانے کو اپنے کنٹرل میں کر لے گا۔ اور وہ صرف اسی کو رزق دے گا جو اس کو تسلیم کریگا کہ ہاں تو خدا ہے۔ اور وہ وقت سخت ترین ہوگا ایمان والوں کے لئے۔ لیکن اس شخص کے بارے میں ابھی تک واضح نہیں ہو پا رہا ہے کہ اس کی شکل کیسی ہوگی اور وہ کب ظاہر ہوگا۔ باقی ہمیں احادیث سے پتہ چلتا ہے اور اشارہ ملتا ہے کہ دجال کیسا ہوگا اور کب آئے گا، کیسے آئے گا، اسکی نشانیاں کیا ہوں گی؟(اینڈ آف ٹائم: صفحہ 86-87)

’’دجال کے بارے میں قابل غور جملہ یہ ہے؛کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی اُمت کو کانے وکذاب دجال سے نہ ڈرایا ہو۔‘‘ (معرکۂ عظیم:صفحہ 12)

’’لطیفہ نفس: یہ ایک شیطانی جرثومہ ہے۔ ناف میں اس کا ٹھکانہ ہے۔سب نبیوں، ولیوں نے اس کی شرارت سے پناہ مانگی ہے۔‘‘ (دین الٰہی: صفحہ 19)

قابلِ غور بات یہ ہے کہ دجال کے فتنہ سے بھی سب نبیوں، ولیوں نے پناہ مانگی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام:

اب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے حوالے سے کچھ مزید وضاحت:

’’واضح رہے کہ ایک مسیحا کی آمد کی پیشین گوئی ان کے صحیفوں تالمود اور تورات میں بھی ملتی ہے۔وہ بے چین ہیں کہ ان کا مسیحا آئے اور عالمی حکومت قائم ہو، وہ اپنی عبادتوں میں ہر روز دعا کرتے ہیں کہ ان کا مسیحا جلد آئے۔‘‘

(معرکہ عظیم:صفحہ 95)

’’امام مہدیؑ کی خصوصیات میں سے چند یہ ہیں: وہ پرامن حالات میں نہیں بلکہ دُنیا میں برپا رہنے والی جنگوں کے پس منظر میں سامنے آئیں گے۔‘‘ (معرکۂ عظیم صفحہ 35)

’’ابتداء میں انہیں خود پتہ نہیں ہوگا کہ وہ امام مہدی ہیں‘‘۔ (معرکۂ عظیم صفحہ 36)

حضرت امام مہدی کا لقب اور کنیت:

’’حضرت امام مہدی کا اکثر روایات میں نام محمد اور بعض میں احمد مذکور ہے اور ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔‘‘

(الاشاعہ صفحہ 192، اسلام میں امام مہدی کا تصور صفحہ 73))

’’مہدی ان کا نام نہیں بلکہ لقب ہوگا اور اس نام کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ مہدی ہدایت سے ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ انہیں حق بات کہنے اور اس کے نفاذ کی توفیق فرمائیں گے اور اس پر ان کی رہنمائی اور دستگیری فرمائیں گے اور اس لئے ان کو مہدی کہتے ہیں‘‘۔(کتاب اشراط اساعہ صفحہ 249، اسلام میں مہدی کا تصور صفحہ 74؛تصنیف شیخ یوسف بن عبداللہ الوابل)

حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحب تحریر فرماتے ہیں:

’’آپ کا اسم محمد والد کا نام عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔‘‘(ترجمان السنۃ جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 372)

’’اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام ’’محمد بن عبداللہ‘‘ حدیث میں وارد نہیں ہوا بلکہ حدیث میں فقط اتنا آیا ہے کہ ان کا نام حضور ﷺ کے نام کے مشابہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے دو نام قرآن کریم میں صراحۃً بیان کئے

گئے ہیں۔ 1۔ محمد پورے قرآن میں چار مرتبہ استعمال ہوا 2۔ احمد پورے قرآن میں ایک بار استعمال ہوا۔ اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا یا احمد بن عبداللہ ہوگا۔'' (اسلام میں امام مہدی کا تصور صفحہ نمبر 62)

''چونکہ وہ ابتداء ہی سے عام فرد ہوں گے (کیونکہ ان کے لئے کوئی خاص نشانی نہیں بتائی گئی)۔''(معرکہ عظیم صفحہ نمبر 39)

'' ظہورِ مہدی کسبی بات نہیں ہے جو مہدی محمد بن عبداللہ کی کاوشوں اور مطالبوں کا نتیجہ ہو۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ مہدی کو تو اس کا علم ہی نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس کی نوک پلک سنوار کر کے ایک ایسی قوم کے لئے تیار کرے گا جو کسی قطار وشمار میں نہ ہوگی۔ نہ اس قوم کے پاس طاقت ہوگی۔ وہ کعبہ کے نزدیک اس کی بیعت کریں گے اور وہ خود بیعت کو پسند نہیں کرے گا۔''(اُمت مسلمہ کی عمر صفحہ 47)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میرے بعد خلفاء ہونگے پھر ان کے بعد امیر ہوں گے پھر ان کے بعد بادشاہ ہونگے پھر ان کے بعد جابر بادشاہ ہونگے پھر میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی نکلے گا وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسے وہ ظلم سے بھر چکی ہوگی ان کے بعد قحطانی امیر ہونگے وہ عدل میں ان سے کم نہیں ہوں گے۔''

(کنز الایمان جلد 6 صفحہ 300، عقیدہ ظہور مہدی صفحہ 23)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہدی ہمارے گھر والوں میں سے ہوں گے جنکی اصلاح اللہ تعالیٰ ایک رات میں کردیں گے۔'' (ابن ماجہ 4080)

''کتاب الفتن صفحہ نمبر 55 پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے الفاظ یوں ہیں: **المھدی یصلحہ اللہ تعالیٰ فی لیلۃ واحدہ**. یہ دونوں حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ظہور سے قبل حضرت امام مہدی میں کچھ ایسی باتیں بھی ہونگی جوان کے منصب ولائت کے مناسب نہیں ہوں گی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ ظہور سے قبل ایک ہی رات میں ان کی اصلاح فرما کر ان کو اس امر عظیم کے لئے تیار کردیں گے۔'' (اسلام میں مہدی کا تصور صفحہ 60)

''اس میں کچھ چھوٹے چھوٹے نقص ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر کے اس کو توفیق بخشے گا۔ اور رشد و ہدایت اس کے دِل میں ڈال دے گا یعنی پہلے سے اس کی یہ کیفیت نہ ہوگی۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اسے خلافت اور آخری زمانہ کے فتنوں اور جنگوں کے درمیان مسلمانوں کی قیادت کے لئے تیار کرے گا۔''(اُمت مسلمہ کی عمر صفحہ 46)

حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کی کتاب روحانی سفر میں صفحہ 14 پر واقعہ درج ہے کہ ایک رات کا ذکر....... یہ ان احادیث مبارکہ سے بالکل موافقت رکھتی ہے۔ پندرہ رمضان المبارک کی رات ذکر کی تحریر بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔

''آپؑ کو علم لدنی (خداداد) ہوگا۔سید برزنجی اپنے رسالہ الاشاعۃ میں تحریر کرتے ہیں کہ تلاش کے باوجود مجھ کو آپ کی والدہ کا نام روایات میں نہیں ملا۔'' (عقیدہ ظہورِ مہدی صفحہ 7)

علم لدنی:

یہ ایک ایسا علم ہے جو اللہ تعالیٰ کے سکھائے بغیر سیکھا نہیں جا سکتا ہے۔

علم آں باید کہ آید از خدا   در درون انبیاء و الیاء   (خواجہ رومیؒ)

حضرت خضر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم لدنی عطا کیا تھا۔حضرموسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ تفصیلاً پارہ نمبر 15 سورۃ کہف میں موجود ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام کو پرندوں کی بولیوں کا علم دیا گیا۔حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف بن برخیا کے پاس علم کتاب تھا۔حضرت یوسف علیہ السلام کو خوابوں کی تعبیر کا علم دیا گیا۔(سورۃ یوسف پارہ نمبر 12)

حضور نبی کریم ﷺ کو سینے کا علم عطا کیا گیا جو کہ عام علوم سے افضل ہے: **الم نشرح لک صدرک**

کیا ہم نے آپ کے سینے کو کشادہ نہیں کر دیا؟

تفسیر: ''آپ ﷺ کے سینے کو کشادہ اور وسیع کیا اور ہدایت معرفت اور موعظمت و نبوت اور علم و حکمتِ الٰہیہ و معارف ربانیہ و حقائق روحانیہ سینہ پاک میں جلوہ نما ہو گئے۔'' (خزائن العرفان از مولانا نعیم الدین مراد آبادی)

حضرت عیسیٰؑ نے اپنے پنگھوڑے میں کلام فرما کر اپنے علم کو ظاہر فرما دیا: **انی عبداللہ اٰتنی الکتاب .**

ترجمہ: بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام پر بی بی زلیخا کے الزام کی تردید میں چار ماہ کے بچے نے گواہی دی (سورۃ یوسف پارہ نمبر 12)

اعلیٰحضرت فرماتے ہیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا علم لدنی ہوگا:

عرض: حضرت امام مہدی مجتہد ہیں؟

ارشاد: شیخ اکبر محی الدین عربی فرماتے ہیں کہ انہیں اجتہاد کی اجازت نہ ہوگی۔حضور اقدس ﷺ سے تلقینِ جملہ احکام کریں گے اور ان پر عمل فرمائیں گے'' (ملفوظات اعلیٰحضرت حصہ دوم صفحہ 186-187)

اس تحریر کی تصدیق کے لئے حضرت گوہر شاہی کا جواب پڑھیں:

صحافیوں کے سوالوں کے جواب میں حضرت گوہر شاہی نے فرمایا ''میری ظاہری تعلیم میٹرک ہے اور میں نے باضابطہ کسی مدرسے سے دینی تعلیم حاصل نہیں کی۔البتہ روحانی تعلیم حضور پاک ﷺ سے حاصل کی۔اس وقت بھی حضور پاک

ﷺ مجھے تعلیم دیتے ہیں جتنا مجھے علم ہوتا ہے بتا دیتا ہوں یا تعلیم دیتا ہوں''۔ (صدائے سرفروش:16 تا 31 دسمبر 1998)

''وہ مہدی جن کا انتظار ہو رہا ہے وہ حسن بن فاطمہ بنت رسول ﷺ کی اولاد سے اہل بیت کا ایک مسلمان نوجوان ہوگا جس کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ اس کا نام نبی ﷺ جیسا اور اس کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد جیسا ہوگا۔ وہ ایک خلیفہ راشد اور امام مہدی (ہدایت یافتہ) ہوگا۔ اس کا اس امام منتظر سے کوئی تعلق نہیں جس کا انتظار رافضی (شیعہ) کر رہے ہیں اور یہ اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ سامراء کے تہہ خانہ سے ظاہر ہونگے۔ اس کی کوئی حقیقت ہے نہ دلیل۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مہدی منتظر محمد بن الحسن عسکری ہیں جو پانچ برس کی عمر میں تہہ خانہ میں داخل ہوئے تھے۔ وہ تہہ خانہ سے ان کے خروج کے منتظر ہیں۔ مگر وہ وہاں سے کبھی نہیں نکلیں گے۔ (اُمت مسلمہ کی عمر صفحہ 46)

''سعد بن ابی وقاص کی مرفوع روایت میں ہے کہ مجھے اُمید ہے کہ میری اُمت اپنے رب کے سامنے اتنی عاجز نہیں ہوگی کہ وہ اسے آدھے دِن کی مہلت دے دے۔ سعد سے پوچھا گیا کہ یہ آدھا دِن کتنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا 500 برس۔''

(اسلام میں امام مہدی کا تصور صفحہ 41)

نوٹ: قارئین کرام جب یہ سطور لکھی جا رہی ہیں 1429 ہجری کے دسویں مہینے کا اختتام ہے۔ یعنی پندرھویں صدی کے اختتام میں ستّر سال دو ماہ باقی ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مہدی آئمہ، ہدایت میں سے ہونگے یا ہمارے علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ ہم میں سے ہونگے اور جس طرح دین کی ابتداء ہم سے ہوئی ہے اسی طرح اختتام بھی ہم پر ہوگا اور ہماری ہی وجہ سے لوگ فتنہ کی گمراہیوں سے نجات پائیں گے جس طرح شرک کی گمراہی سے انہوں نے ہماری وجہ سے نجات پائی۔ نیز ہمارے ہی ذریعہ اللہ تعالیٰ ان کے دِلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد اسی طرح دینی الفت پیدا فرما دیں گے۔ جس طرح شرک کی عداوت کے بعد ان کے دِلوں میں دینی الفت پیدا فرمائی۔ (کتاب الفتن صفحہ 262) (کتاب البرہان جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 573)

امام مہدی علیہ السلام کے حسب ونسب کی تشریح کرنے سے قبل کچھ تحریر توفیق الٰہی کے بارے میں:

سابقہ الہامی کتب اور تحریف:

''آپ ہندوؤں کے سادھوؤں کے ذریعے، عیسائیوں کے سینٹ اور یہودیوں کے ربّی یا مسلمانوں کے بے عمل رہبروں کے ذریعے اللہ کو نہیں پہچان سکتے کیونکہ اللہ کو بس وہی پہچان سکتا ہے جسے اللہ توفیق دیتا ہے، جو اس کے رسولوں کے

طریقے پر چلتا ہے۔آپ ﷺ سے پہلے جتنے بھی انبیاء کرام آئے ان کی تعلیمات اور سیرت یا تو کھوگئی یا پھر اس میں بہت سی تبدیلیاں اور ترامیم کردی گئیں ۔ یہ تبدیلیاں جس طرح بھی ہوئیں، خواہ ان میں دجالی نظام کی ہاتھ یا کوئی اور صورت حال کارفرما تھی، حقیقت یہ ہے کہ ان کی تعلیمات اب مکمل صورت میں دستیاب نہیں ہیں ان کی کیفیت بالکل اسی طرح ہے جس طرح ان مسلمانوں کی جنھوں نے اصل اسلام کو چھوڑ کر اپنی سہولتوں والا اسلام اپنا لیا ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام جو کچھ لے کر آئے اسے یکسر بدل ڈالا گیا اور آئندہ مذہب کی بنیاد اس تبدیل شدہ کتاب پر رکھ دی گئی ۔ اور اسی کتاب سے قانون بھی وضع کیا گیا جو ان کے اپنے مفادات کے لئے تھا۔انجیل برناباس کے مطابق اصل انجیل کو کتابی شکل میں کاغذ پر منتقل نہیں گیا گیا تھا اور یہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دِل پر نازل کی گئی تھی اور انہیں مکمل تعلیم اور ضابطہ حیات سکھایا گیا تھا۔اور وہ اپنے دِل میں سے جہاں جس چیز کی ضرورت ہوتی لوگوں کو بتلا دیا کرتے تھے۔'' (دجال ایک فتنہ صفحہ 210, 209, 208)

حسب ونسب کی مختصر تشریح:

امام مہدی علیہ السلام کے حسب ونسب کے حوالے سے مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں۔ان میں سے صرف کچھ احادیث کا ترجمہ بمع حوالہ تحریر کیا جاتا ہے:

ہر انسان کا ایک ظاہری حسب ونسب ہے دوسرا روحانی یا باطنی۔ان دونوں میں سے دوسری قسم زیادہ معتبر اور قوی ہے۔دونوں کی تشریح کی جاتی ہے۔امام مہدی کے حسب ونسب کے حوالے سے چند احادیث مبارکہ:

1۔مہدی میرے اہل بیت سے ہے۔(ابن ماجہ صفحہ 300)

2۔حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے فرمایا ''مہدی تیری اولاد سے ہے''۔(الحاوی للفتاویٰ جلد 2 صفحہ 66)

3۔مہدی اسی اُمت سے ہے۔(ابن ابی شیبہ جلد 7 صفحہ 513)

4۔میری اُمت میں ایک خلیفہ ہوگا۔(حاکم المستدرک جلد 4 صفحہ 501)

5۔میری اُمت کے آخری دور میں ایک خلیفہ ہوگا۔(الحاوی للفتاویٰ جلد 2 صفحہ 60 ,61)

6۔مہدی مجھ سے ہے۔(ابوداؤد جلد 2 صفحہ 240)

7۔مہدی ایک آدمی میری اولاد سے ہے۔(الحاوی للفتاویٰ جلد 2 صفحہ 66)

پچھلی تحریروں میں جن احادیث کا حوالہ دیا گیا ہے ان کتب میں یہ احادیث موجود ہیں ہم نے صرف سات احادیث کا مختصر ترجمہ بیان کیا ہے۔یہ تھیں چند احادیث جن کے معنی مختلف ہیں۔

حضرت گوہر شاہی سے امام مہدی علیہ السلام کے حسب ونسب کے بارے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

''امامت، سادات اور اہلِ بیت کے گیارھویں امام حسن عسکری کے بعد اُمّت میں ٹرانسفر ہو چکی ہے۔ اس لئے امام شافعی، امام ابو حنیفہ وغیرہ امام ہوئے جو سادات میں سے نہیں تھے بلکہ عام اُمّتی تھے۔ اسی طرح امام مہدی علیہ السلام بھی اُمت میں سے ہونگے۔'' (صدائے سرفروش: 16 تا 31 جولائی، 1999)

حسب ونسب کی تشریح:

''انسان کی حسب ونسب دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک ظاہری حسب ونسب دوسری روحانی یا باطنی۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ دوسری قسم خاص الخاص لوگوں کے لئے ہے۔

انسان کی ظاہری نسب اس طرح ہے کہ اس کے والدین ہیں جن کی موت کے بعد اولاد اُن کے مال واسباب کی وارث ہے۔ اگر کوئی آدمی اپنی اولاد کو عاق کر کے وراثت سے محروم کرنا چاہے، جیسا کہ آجکل اخبارات میں عاق نامے شائع ہورہے ہیں، تو بھی وہ شرعاً وراثت کا حقدار رہتا ہے۔ اگر شرعی قوانین ملک پاکستان میں نافذ ہوں تو والدین کی موت کے بعد اولاد وراثت کی حقدار رہتی ہے اور مال میں اسے اس کا حصہ ضرور رہے گا۔ یہ مسئلہ فقہا کرام کی کتب وراثت کے باب میں دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن انبیاء کرام پر یہ قانون نافذ نہیں ہوتا۔ اس لئے حدیث شریف میں ہے، آپ ﷺ نے فرمایا؛

''مال واسباب کے نہ تو ہم وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے''۔

ہاں! البتہ علم کی وراثت ہے جس کے بارے میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی گئی ہے کہ آپؓ بازار میں جا نکلے۔ لوگوں کو کہا: 'تم اس جگہ بیٹھے ہو اور محمد ﷺ کی میراث مسجد میں تقسیم ہو رہی ہے'۔ یہ سنتے ہی لوگ مسجد کی طرف چلے گئے اور بازار چھوڑ گئے۔ تھوڑی ہی دیر بعد واپس آئے اور کہنے لگے: 'اے ابو ہریرہ! ہم نے تو کوئی میراث مسجد میں تقسیم ہوتے نہیں دیکھی'۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا: 'تو پھر تم نے اور کیا دیکھا؟' لوگوں نے کہا: 'ہم نے کچھ لوگ دیکھے ہیں کہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور قرآن مجید پڑھتے ہیں'۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: 'بس یہی رسول اللہ ﷺ کی وراثت ہے'۔

(حدیث الانسان صفحہ 48، مصنف خواجہ محمد عبدالکریم نقشبندی، راولپنڈی)

اس تحریر کی تصدیق کے لئے ارشادِ نبوی ﷺ ہے: **العلماء وارثة الانبیاء** علماء انبیاء کرام کے وارث ہیں

یہاں علماء سے مراد عام عالم نفسانی نہیں ہیں بلکہ علماء سے مراد علماء ربانیین ہیں۔

روحانی نسبت والوں کے چند نام:

ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ ہر مومن کا دوست اور مددگار ہے۔''

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ہے: ''علیؑ دُنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف، مناقب علی بن ابن طالب)

حضرت علیؑ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؑ، حضرت حسینؑ رضی اللہ عنہم کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے: ''یہ میرے اہل بیت میں سے ہیں''۔ حالانکہ حضرت علیؑ آپ کے چچازاد بھائی اور امام حسنؑ اور مام حسینؑ رضی اللہ عنہما آپ کے نواسے ہیں۔ اور حضرت فاطمہؓ تو ہیں ہی آپ ﷺ کی پیاری صاحبزادی۔ (مشکوٰۃ شریف، مناقب اہل بیت)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''عباس مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں''۔ حالانکہ حضرت عباس رشتہ میں آپ کے چچا تھے۔ (مشکوٰۃ شریف، مناقب اہل بیت)

حضرت سلمان فارسی کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''سلمان میرے اہل بیت میں سے ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف صفحہ 366) حالانکہ حضرت سلمان فارس سے ہجرت کر کے مدینہ شریف آئے تھے اور آپؓ کے والدین عیسائی مذہب سے تھے۔

علاوہ ازیں حضور ﷺ کی اُمت میں سے جو بعض ایسے ذاتی فقراء ہوئے ہیں جن کو آپ ﷺ کی ذات اقدس نے اپنا روحانی فرزند بنا کر مخلوق خدا کی ہدایت پر مامور فرمایا۔ چنانچہ سلطان العارفین حضرت سلطان باہوؒ ارشاد فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفےٰ　　ولد خود خواندہ است مارا مجتبےٰ

شد اجازت باہو را از مصطفےٰ　　خلق را تلقین بکن بہرا ز خدا

خاک پائم از حسین واز حسن　　معرفت گشت است برمن انجمن

چنانچہ حضرت باہوؒ کو خود حضور پاک ﷺ نے باطن میں بیعت فرمایا اور سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراؓ اور حضرت علی المرتضیٰؑ نے آپ کو اپنا نوری حضوری فرزند بنایا۔ ایک اور جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

فرزند خود خواند است مارا فاطمہؓ　　معرفت فقر است برمن خاتمہ

اور اسی طرح کے الفاظ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''ایک دِن ظہر سے قبل میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا آپ ﷺ نے فرمایا میرے فرزند وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: میرے بزرگوار والد ماجد! میں ایک عجمی شخص ہوں، فصحائے بغداد کے سامنے کس طرح زبان کھولوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا منہ کھولو۔ آپ ﷺ نے سات مرتبہ میرے منہ میں اپنا لعاب دہن مبارک ڈالا پھر فرمایا: جاؤ وعظ و نصیحت کرو اور حکمت عملی سے لوگوں کو نیکی کی طرف بلاؤ۔'' (قلائد الجواہر)

امام مہدی کے حوالے سے مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں۔ بعض احادیث میں ہے کہ اہلِ بیت سے ہونگے اور بعض

احادیث میں ہے کہ اُمّتِ مصطفےٰ ﷺ سے ہوں گے۔ان احادیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ ظاہری حسب ونسب کے حوالے سے اُمت سے ہوں گے اور باطنی وروحانی نسبت کے لحاظ سے اہل بیت سے ہونگے۔لہٰذا احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے جیسا کہ تحریر میں بعض کے نام لکھے گئے ہیں جبکہ ان پاکیزہ ہستیوں کے ظاہری حسب ونسب علیحدہ ہیں اور روحانی اور باطنی لحاظ سے اہلِ بیت میں سے ہیں۔

حسب ونسب کے حوالے سے آخری تحریر حضرت ریاض احمد گوہر شاہی کی تصنیف ''دین الٰہی'' سے ایک اقتباس ہے:

''مرنے کے بعد سماوی روح آسمانوں پر چلی جاتی ہے جو ایک ہی جسم کے لئے مخصوص تھی۔لیکن ارضی ارواح دوسرے پھر تیسرے جسموں میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔خاندانوں میں فطرت کا اثر ان روحوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔جبکہ خاندانی بیماری کا تعلق خون سے ہوتا ہے۔عام لوگوں کی ارضی ارواح ایک دوسرے میں منتقل ہوتی رہتی ہیں جبکہ حضور ﷺ کی ارضی ارواح کو حضرت امام مہدی کے جسم کے لئے روکا گیا تھا۔جس طرح حضور ﷺ کے پورے جس کو آمنہ کا لال کہہ سکتے ہیں چونکہ روح کا وہی حصہ امام مہدی کے جسم میں ہوگا جس کی وجہ سے ان کا ماں کا نام آمنہ اور باپ کا نام عبداللہ بھی ہو سکے گا۔''

(پندرہ روزہ صدائے سرفروش؛16 تا 31 اگست، 1999)

اس حقیقت کو حضرت گوہر شاہی نے اپنے عارفانہ کلام کے مجموعے ''تریاقِ قلب'' میں بھی بیان فرمایا ہے:

کہا نبی پاکؐ نے سیّد پشتِ حضور سے نکلا
اگر کوئی عالم نکلا تو میرے سینۂ ظہور سے نکلا
گر ہوا غرق راہِ حق میں وہ میرے منشور سے نکلا
کر کے محنت کچھ نہ ملا وہ بھی میری نظور سے نکلا
آیا پاک صاف ہوکر اِدھر وہی راہِ صدور سے نکلا
چلا جو بھی اللہ کے عشق میں وہ بھی طور سے نکلا
شرط نہیں ہے کچھ کعبہ سے نکلا یا دور سے نکلا

اب قرآن پاک کے حوالہ سے مختصر تحریر کہ حقیقی اولاد ہوتے ہوئے بھی حضرت نوح علیہ السلام کے اہل بیت میں داخل نہ ہوسکا۔ارشادِ ربانی ہے: **یا نوح انهٗ لیس من اهلک انه عمل غیر صالح**

''اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں نہیں۔بے شک اس کے کام غیر صالح ہیں''۔(پارہ نمبر 12 سورۃ ہود، رکوع 4)

قرآن پاک کے حوالہ سے یہی ثابت ہوا کہ نبی کے ساتھ اگر ایمانی قرابت نہیں ہے تو حسبی ونسبی قرابت بھی کسی کام کی نہیں۔

شیخ ابو منصور ماتریری نے فرمایا کہ حضرت نوح کا بیٹا کنعان منافق تھا اور آپؑ کے سامنے اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتا تھا۔ اگر وہ اپنا کفر ظاہر کر دیتا تو آپؑ اللہ تعالیٰ سے اسکی نجات کی دعا نہ کرتے۔

نوٹ: ہم نے بڑے اختصار کے ساتھ ظاہری و باطنی نسبتیں واضح کر دی گئی ہیں تا کہ قارئین اس نقطے کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

امام مہدی علیہ السلام کے معاون و مددگار:

''حضرت خضر علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کے ہمراہ ظاہر ہونگے اور آپ کے معاون میں سے ہوں گے اور ظاہر ہوتا ہے حضرت خضر علیہ السلام اپنا علم لدنی استعمال کریں گے۔'' (عصرِ ظہور صفحہ 471)

''اصحابِ کہف کو اللہ تعالیٰ آخری زمانے میں ظاہر کرے گا تا کہ وہ لوگوں کے لئے نشانی بن سکیں۔ یہ اصحاب امام مہدیؑ میں سے ہوں گے۔'' (عصرِ ظہور صفحہ 87)

''ابن مردویہ نے اپنی تفسیر میں حضرت عباسؓ سے مرفوعاً نقل فرمایا ہے کہ اصحابِ کہف امام مہدیؑ کے معاون و مددگار ہونگے''۔ (الاشاعۃ صفحہ 244، اسلام میں مہدیؑ کا تصور صفحہ 192)

''العدوی العصری نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں لکھا ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ ان کے ظہور کے وقت ان کے سر کے اوپر ایک فرشتہ یہ نداء کرے گا'' هذا المهدى خليفة الله فاتبعو ه (یہ مہدی اللہ کا خلیفہ ہے اس کی پیروی کرو) پس لوگ اس کی طرف بڑھیں گے اور اس کی محبت کے جام پئیں گے۔ وہ زمین کے مشرق و مغرب کا مالک بنے گا اور جو لوگ رُکن اور مقام کے درمیان سب سے پہلے اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے ان کی تعداد بدر والوں کے برابر (313) ہوگی۔ پھر ان کے پاس شام کے ابدال، مصر کے نجباء اور اہل مشرق اور ان جیسی جماعتیں اور گروہ آئیں گے۔ خراسان سے ایک لشکر سیاہ جھنڈوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کے لئے بھیجے گا۔ پھر وہ شام کا رُخ کریں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ کوفہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں سے اس کی مدد کرے گا۔ اصحاب کہف آپؑ کے اعوان و انصار میں سے ہونگے۔ اُستاد سیوطی نے کہا ہے کہ اس زمانہ تک ان کی تاخیر کا راز اس میں ہے کہ ان کو اس اُمت میں داخل ہونے کا شرف اور کرامت وعزت، خدا دینا چاہتا ہے۔ اور یہ کہ وہ خلیفہ برحق کی مدد کریں۔ آپؑ کے لشکر کے آگے جبرائیل اور ان کے ساتھ میکائیل ہوں گے۔'' (مشارق الانوار جلد دوئم صفحہ 62، عصرظہور صفحہ 548)

''اگر کوئی ساری عمر عبادت کرتا رہے۔ آخر میں امام مہدیؑ کی مخالفت کری تو وہ بلعم باعور جو دعاء مستجاب بھی تھا، اصحاب کہف کے کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔ اگر کوئی شخص ساری عمر کتوں کی طرح زندگی بسر کرتا رہا لیکن آخر میں امام مہدیؑ کا ساتھ دے دیا تو کتے سے حضرت قطمیر بن کر بلعم بن باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔''

(حضرت گوہر شاہی، صدائے سرفروش 16 تا 31 اگست، 1999)

امام مہدی کا ساتھ چھوڑنے والے:

''چنانچہ پہلے مرحلے پر دجال امام مہدیؑ کو شکست دینے میں کامیاب ہو جائے گا۔ منافق مسلمان بھی اس موقع پر اُن کا ساتھ اُسی طرح چھوڑ دیں گے جیسے اُنہوں نے کبھی حضرت امام حسینؑ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا ساتھ چھوڑا تھا۔''
(معرکہ عظیم صفحہ 37)

''آخر کار اسلام ساری دُنیا پر غالب آجائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ دین اسلام ہر اُس جگہ پر پہنچے گا جہاں دِن اور رات طلوع رہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے آگاہ کیا ہے کہ اسلام ہر محل ہر جھگی اور ہر اونچی نیچی جگہ پر پہنچ جائے گا۔ جب صورتحال یہ ہو جائے گی تو ایک عالمی حکومت کا قیام خود بخود عمل میں آجائے گا جس کی قیادت اللہ کے نبی عیسیٰؑ خود کریں گے۔ وہی اس وقت سپر گورنمنٹ کے صدر، وزیر اعظم اور سپہ سالار ہونگے۔ اس مقصد کے لئے ہمیں کسی بھی اقوامِ متحدہ کے ادارے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے بعد زمین پر اس قدر امن قائم ہو جائے گا کہ آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق شیر اور بکری فی الحقیقت ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے، انسان کا بچہ لومڑی کے ساتھ کھیلے گا اور اُسے کوئی نقصان نہ ہوگا۔ لوگ اپنی تلواروں کو گھاس کاٹنے کی درانتی کے طور پر استعمال کریں گے۔ چنانچہ عالمی حکومت کا قیام بالکل صحیح امر ہے۔ وہ عالمی حکومت اسلام کی ہوگی۔ افسوس کہ مسلمانوں کی جانب سے اس نعرے کو بلند کرنے والا اس دُنیا میں کوئی بھی نہیں پایا جاتا۔ ہاں عالمی حکومت کے منصوبے کو بھی Own کرتے ہیں۔'' (معرکہ عظیم صفحہ 99, 100)

دُنیا میں ظہور اور دوبارہ آمد:

کسی عظیم شخصیت کا کچھ عرصہ کے لئے بحکمت خداوندی پردہ غیب (غیبت) میں چلے جانا اور پھر دوبارہ دُنیا میں منظر عام پر آنا۔ دوبارہ دُنیا میں وہ آتا ہے جس کا پہلے ظہور ہو چکا ہو۔ دوبارہ دُنیا میں آنا دو طرح سے ہے۔ ایک جسم اور روح کے ساتھ دوسری قسم ارضی ارواح کے ساتھ۔ ان دونوں اقسام کی مختصر تشریح کی جاتی ہے تا کہ قارئین اچھی طرح سمجھ لیں کہ ظہور اور دوبارہ آمد میں کیا فرق ہے۔

امام مہدی کی غیبت:

''ان کے لئے ایک غیبت ہے جس کے دوران کئی قومیں مُرتد ہو جائیں گی۔ جو اس دین پر ثابت قدم رہیں گی ان کو اذیت پہنچائی جائے گی۔ ان سے کہا جائے گا کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا اگر تم سچے ہو۔ یاد رکھو! جس نے ان کی غیبت میں اذیت، تکلیف اور تکذیب پر صبر کیا وہ اس مجاہد کے مثل ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے تلوار سے جہاد کیا ہو''۔

(اعیان شیعہ:4ق 296/3، امام مہدی الزمان علیہ السلام صفحہ 41)

''علی بن عبداللہ بن عباس نے فرمایا کہ مہدی اس وقت تک خروج نہیں کریں گے جب تک کہ سورج کے ساتھ ایک آیت ونشانی طلوع نہیں کرے گی۔'' (ابحار 162/3، امام مہدی الزماں علیہ سلام صفحہ 50)

دیگر خدائی نمائندے جو غیبت پر مجبور ہوئے:

''تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ رسول اعظم ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ اُمت سرکشی اور حد سے تجاوز میں گزشتہ اُمتوں کی پیروی کرے گی جیسے ایک جوتا اپنے جفت کے ساتھ اور تیر کا ایک پر دوسرے پر کے برابر ہوتا ہے۔''
(ابحار 70/13، المجالس سُنیہ 553/5)

''چنانچہ حضرت ادریسؑ، حضرت صالحؑ، حضرت ابراہیم اور حضرت یوسف غائب رہے۔ اور فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھاگنے پر مجبور کر دیا جب بنی اسرائیل نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنا چاہا تو اللہ عالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو اُٹھا لیا۔ رسول اللہ ﷺ کو قریش نے شعب ابی طالب میں محصور رہنے پر مجبور کر دیا۔ جہاں آپ ﷺ مسلمانوں کے ساتھ تین سال تک محجوب ومستور رہے۔ مسلمان ان واقعات کو مصلحت کے مطابق اور وقت کا تقاضا سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارادے کی اطاعت سمجھتے ہیں اور ان کو منشائے الٰہی قرار دیتے ہیں۔'' (امام مہدی الزمانؑ صفحہ 69)

امام غائب سے کیا فائدہ ہے:

اکثر اوقات بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ امام غائب کا فائدہ کیا ہو سکتا ہے؟

دراصل نبوت کی طرح امامت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مخلوق پر لطف اور احسان ہے جس کے ذریعے خداوند تعالیٰ کی طرف سے ان کو ہدایت اور رشد کی طرف دعوت دی جاتی ہے اور اس کے ذریعے سے مخلوق پر اس کی حجت بھی قائم ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ کے لئے حجت بالغہ، یہ اللہ کی نسبت سے ہے۔ نبی اور امام کی نسبت سے یہ مراد ہے کہ وہ ادائے رسالت اور تعلیمات کے فروغ، دین کی نشر واشاعت، اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے اور اسکی طرف دعوت دینے کے لئے لازماً قیام کریں۔

(امام مہدی الزمانؑ صفحہ 69)

''معتزلہ اور خوارج کے علاوہ تمام اہل قبلہ (مسلمانوں) کا حضرت خضر علیہ السلام کے وجود پر اور انکی طولِ عمر پر، جس پر صدیاں اور زمانے گزر گئے، اعتقاد ہے۔ حالانکہ ہم ان کی طول عمری کی غرض وغائت اور ان کے وجود مبارک کے فوائد سے واقف نہیں ہیں۔ یہ تو یقینی بات ہے کہ خدائے حکیم جل شانہٗ نے ان کی اس طول عمر میں کوئی فائدہ اور ان کے وجود شریف میں ضرور کوئی منفعت رکھی ہوگی۔'' (امام مہدی الزمانؑ صفحہ 74)

''ابلیس لعنۃ اللہ حضرت آدم سے بھی پہلے تھا۔ آج بھی موجود ہے۔ حشر و قیامت کے دِن تک موجود رہے گا۔''
(امام مہدی الزماںؑ صفحہ 69)

اصحاب کہف:

''سید امین نے کہا ہے کہ اصحاب کہف کے سونے کی حالت میں زندہ باقی رہنے پر نص قرآن موجود ہے جبکہ ان کا کتا بھی غار کے سامنے اپنے اگلے پاؤں پھیلائے رہا۔ وہ اپنی پہلی نیند میں تین سونو (309) سال سوئے رہے جیسا کہ قرآن مجید نے ان کے بارے میں بتایا ہے۔ یہ اصحاب کہف کا واقعہ زیادہ عجیب وغریب اور انسانی سوچ سے دور ہے۔''

(امام مہدی الزماںؑ صفحہ 69)

''قرآن کریم میں حضرت عزیر علیہ السلام سو سال 100 تک مردہ حالت میں رہ کر پھر زندہ ہونے نص ہے۔ اس دوران ان کا کھانا خراب نہں ہوا تھا ان کا گدھا سواری کا بھی ان کے ساتھ تھا۔ یہ واقعہ زیادہ عجیب وغریب۔''

(امام مہدی الزماںؑ صفحہ 69)

یہ ان ہستیوں کے نام تھے ان میں سے بعض بمعہ جسم اور روح کے ساتھ آئے اور بعض انسانوں کی نظروں سے اوجھل اور غائب ہیں جو امام مہدیؑ کے معاون و مددگار ہوں گے۔ اب ارضی ارواح کے ساتھ اس دُنیا میں دوبارہ آمد کی وضاحت میں مختصر تحریر پیشِ خدمت ہے۔

ارضی ارواح کا دوسرے جسم میں منتقل ہونا:

''عام لوگوں کی ارضی ارواح دوسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ پاکیزہ لوگوں کی ارواح پاکیزہ جسموں میں داخل ہوتی رہتی ہیں جبکہ حضور پاک ﷺ کی ارضی ارواح کو امام مہدی علیہ السلام کے لئے روکا گیا ہے۔'' (دینِ الٰہی)

''بعض لوگ اپنی غلط فہمی کی بناء پر کہتے ہیں ہ یہ ہندو مذہب کا عقیدہ ہے جبکہ ایسا قطعاً نہیں ہے۔ ہندو مذہب کا عقیدہ کچھ اس طرح ہے۔ ہر روح بار بار نئے جسم میں جنم لیتی ہے۔ اگر ہندو فلسفے کی کوئی بنیادی خصوصیت ہے تو وہ یہی سلسلہ تناسخ ہے۔ جو غالباً ہندو فلسفے (اور اس ے زیر اثر پیدا ہونے والے مذاہب بدھ جین وغیرہ) کے علاوہ دُنیا کے کسی اور روحانی فلسفے میں نہیں ہے۔'' (بھگت کبیر صفحہ 5، تالیف ہری اوّدھ پبلشرز، نکلشن 18، مزنگ روڈ، لاہور)

مذکورہ بالا تحریر کو سمجھنے کے لئے انسان کے اندر کی مخلوق کی تعداد جاننا ضروری ہے۔ انسان کے اندر جو مخلوق بند ہے ان کی تعداد نو (9) ہے۔ قلب کے تین جُسے (یا مثالی جسم)، 1۔ قلب سلیم، 2۔ قلب منیب، 3۔ قلب شہید۔ لطیفہ نفس کے چار جُسے، 1۔ نفس امارہ، 2۔ نفس لوامہ، 3۔ نفس ملہمہ، 4۔ نفس مطمئنہ اور دو (2) روحیں جمادی اور نباتی۔ یہ نو جُسے اللہ کا ذکر کرنے کی برکت سے سالک کے ہم شکل پروان چڑھتے ہیں (تفصیل کتاب مینارہ نور صفحہ 6)، اس کے علاوہ سات

مخلوقیں انسان کے جسم کے اندر بند ہیں یہ کُل 16 ہوئے۔ یہ نوری جُسوں والی پاکیزہ ہستیاں ہیں۔

دوسری قسم ناری جُسوں والوں کی ہے۔ جیسے جادوگر یا جوگی وغیرہ۔ ان کے یہی ناری جُسے ناری طاقت سے بھرپور ہوتے ہیں۔

تیسری قسم عام آدمی کے نہ نوری جُسے طاقتور نہ ناری جُسے طاقتور۔ تیسری قسم کے لوگوں کے جُسے کچھ عرصہ بعد قبر میں ضائع ہوجاتے ہیں۔(تفصیل کتاب مینارہ نور صفحہ)

نوری جُسوں والے:

''تین شخصوں کا جُسہ قبر میں سلامت رہتا ہے۔ ایک عالم باعمل، دوئم فقیر کامل، سوئم شہید اکمل مکمل بعد از ممات بھی عالم حیات میں آکر لوگوں سے ہم کلام اور ہم سخن ہوتے ہیں۔'' (نورالھدیٰ صفحہ 219 مصنف فقیر محمد کلاچوی)

''بدلاء (ابدال) ملائکہ کی مثل ہوتے ہیں۔ اوتاد انبیاء مرسلین کی مانند ہوتے ہیں۔ نقباء اور نجباء بنی اسرائیل کی طرح۔ چار قطب خلفاء راشدین جیسے اور قطب الاقطاب یا غوث حضرت محمد ﷺ کی مثل ہوتا ہے۔ یہ شخص آپ ﷺ کا ظلّ اور دُنیا میں آپ ﷺ کا جانشین اور نائب ہوا کرتا ہے۔'' (عرفان حصہ اول: صفحہ 339 مصنف نور محمد کلاچوی)

فقیر نور محمد صاحب کلاچوی نے اس طرح بھی تحریر کیا ہے۔

''عالم غیب یا عالم امر کی لطیف مخلوق دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک نوری دوئم ناری۔ نوری مخلوق میں مسلمان جن، ملائکہ اور مومن لوگ، اولیاء اور انبیاء کی ارواح شامل ہیں۔ انہیں ارواحِ طیبہ بھی کہتے ہیں۔ اور ناری مخلوق کافر جن، شیاطین اور ارواحِ خبیثیہ پر مشتمل ہیں۔ یہ دو قسم کی لطیف مخلوق ایک دوسرے کی ضد اور دشمن ہے۔ اور باطن میں قیامت تک ان کے درمیان جنگ وجدال قائم ہے۔''

ناری جُسوں والے:

ناری جسے والوں کی ارضی ارواح دوسرے انسان کے اندر حلول کر کے نقصان پہنچاتی ہیں۔ فقیر نور محمد صاحب نے اس طرح تحریر کیا ہے:

''متوفی انسان کا کوئی غیبی سفلی جسہ یا اس کا ہمزاد جو موت کے بعد رہ جاتا ہے اور قبرستان اور مرگھٹ میں کچھ مدت پھرتا رہتا ہے اور کبھی کبھار متوفی کے کسی خویش واقارب پر یا کسی شخص پر مسلط ہو جایا کرتا ہے۔ یہ انسان کا اصلی روحانی جسہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اور قرآن پاک میں بھی اسی کے ساتھ ملتی جُلتی تشریح ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا (پارہ نمبر 3 رکوع نمبر 7)

بدکار لوگوں کے طاقتور نفس اپنے بچاؤ کے لئے شیاطین ٹولے سے مل جاتے ہیں اور لوگوں کے جسم میں داخل ہو کر لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں ان کو بدروحیں کہتے ہیں۔ انجیل میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بدروحیں نکالا کرتے تھے۔ (لوقا کی انجیل، باب نمبر 8 آئت نمبر 31,30,29) یہ غیبی لطیف مخلوق دُنیا میں آ کر جمادات، نباتات، حیوانات اور انسان کی ارواح جمادی، نباتی، حیوانی اور روحِ انسانی سے اتحاد پیدا کر کے اندر حلول کر جاتی ہے۔ اس غیبی لطیف مخلوق کی دو قسمیں ہیں: ایک نوری دوئم ناری۔ نوری مخلوق کے اس دُنیا میں آنے کی غرض و غایت خلق خُدا کو فیض اور نفع پہنچانا ہوتا ہے اور ناری مخلوق خلق خُدا کو دُکھ پہنچانے اور انہیں گمراہ کرنے کے لئے آیا کرتی ہیں۔'' (عرفان حصہ اول: صفحہ نمبر 391)

چونکہ یہ دونوں قسم کی مخلوق سب کو نظر نہیں آتی لہذا، انسان کی صفات کے طور طریقے سے اس کی پہچان کی جا سکتی ہے۔ دوسرے آسان الفاظ میں اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک انسان کے اوصاف دوسرے میں منتقل ہوتے رہتے ہیں۔ نیکو کاروں کے اوصاف نیکو کاروں میں اور برے لوگوں کے اوصاف برے لوگوں میں منتقل کرتے رہتے ہیں۔

نوٹ: قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں تا کہ خود بھی آگاہی حاصل کریں اور دوسروں کو بھی معلومات فراہم کر سکیں۔ اس کتاب میں صرف تعارف تحریر کیا گیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے زندگی اور توفیق دی تو واضح طور پر تحریر کریں گے کہ امام مہدی علیہ السلام کون شخصیت ہے اور دجال کون شخصیت ہے۔ امام مہدی علیہ السلام اور دجال کی تعارفی تحریر پڑھ کر اپنے تاثرات بذریعہ تحریر لکھیں۔

راقم الحروف سخی محمد قادری

☆☆☆☆

☆☆☆

☆☆

☆